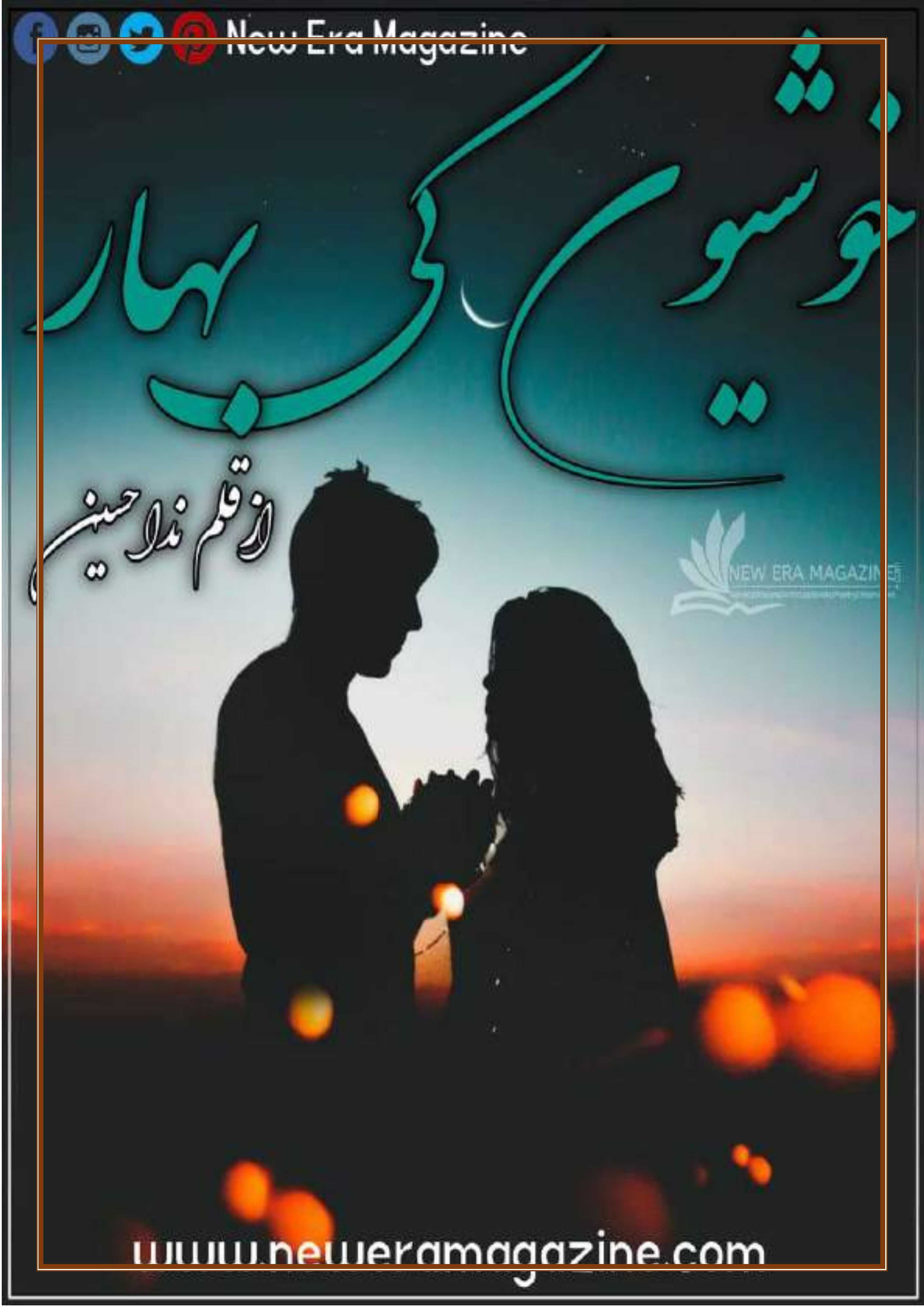
New Era Magazine
خوشیوں کی بہار
از قلم ندا حسین
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

خوشیوں کی بہار

از ندا حُسین

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

روبا یار کیا مسلہ ہے کیوں فضول میں ضد کر رہی ہو،،، صبح سے شام ہو گئی تھی آریان کو اُسے سمجھاتے ہوئے پر وہ روبا ہی کیا جو سمجھ جائے- میں نے کہہ دیا نا میں بھی ساتھ جاؤں گی تو بس جاؤں گی،،، روبا کا منہ ویسے کا ویسا ہی رہا- او پاگل لڑکی وہ جگہ کوئی لڑکیوں کے جانے کی ہے،،، افنان جو کہ گھر بھر کا بہت کول مائینڈ بندہ مانا جاتا تھا وہ بھی اب اس چخ چخ سے بے زار ہو گیا تھا- صنم بھی تو گئی تھی وہاں،،، ہمیشہ ساتھ دینے والے اپنے دونوں حمائیتیوں کے منع کرنے پر روبا رونے والی ہو گئی- کون صنم۔۔۔۔،،، ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ کسی لڑکی کا ذکر ہو اور آریان صاحب کے کان نا کھڑیں ہوں- صنم جنگ۔۔۔۔وہ بھی تو گئی تھی منڈی اپنے مارننگ شو کی شوٹنگ کے لیے۔۔۔۔جب وہ منڈی جا سکتی ہے تو میں بھی جا سکتی۔۔۔ ٹھک،،، روبا اپنے پیاروں کی یادوں میں گم تھی کہ دروازہ نوک کرتے کوئی اندر آیا- آخر یہ یادیں ہی تو اُس کا قیمتی سرمایہ تھا اس تنہائی بھرے ماحول میں- سوئیٹ ہارٹ کیسا گزرا تمہارا دن،،، نجمہ حمید جس کو روبا کی ممانی ہونے کا شرف حاصل تھا اندر آتے ہوئے لگاوٹ سے بولیں- آئی نو میں لیٹ ہو گئی پر کیا کروں کام کا بر ڈن اتنا اور فرینڈز کے ساتھ تو ٹائم کا پتا ہی نہیں چلتا،،، وہ جو روبا کو دو گھنٹے کا کہہ کر صبح کی نکلیں ہوئی تھیں اب شام 6 بجے گھر میں داخل ہو تیں اُسے وضاحتیں پیش کر رہی تھیں- کوئی بات نہیں آنٹی میں زیادہ بور نہیں ہوئی،،، روبا نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالکل سچ کہا اُس کے پاس یادیں ہی اتنی تھیں کہ وہ سارا دن بھی گزار لیتی تو بور نا ہوتی تھی ہاں یہ سچ ضرور تھا کہ اب کوئی ایسا اُس کے پاس موجود نہیں تھا جو اُس کی بے تکی باتیں سن لیتا یا جس سے وہ ضد کرتی اور وہ مان جاتا- سوئیٹ ہارٹ بُرا نا مناؤ تو ایک کپ کوفی لائیٹ شوگر میرے روم میں لے آؤ میں بہت تھک گئی ہوں،،، نجمہ حمید کہتی ہوئی کمرے میں چلی گئیں اور پیچھے رہ گئی تھی روبا اور اُس کی تنہائی ان ڈھائی ماہ میں اُس نے اپنی زندگی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھنے والے ہر انسان کو یاد کیا تھا بڑے ابا، تائی امی، تایا ابو چاچو، چچی سب کزنز گھر کے ملازموں سے لے کر کالونی کے لوگوں اور ان کے چوکیدار تک کو یاد کیا تھا اگر کوئی تھا جسے اُس نے یاد کرنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی تو وہ تھیں شیمم آرا اُس کی دادی -

****

کتنا الگ ماحول ہے یہاں کا عید میں صرف ہفتہ رہ گیا ہے اور یہاں کوئی آثار ہی نظر نہیں آرہے پاکستان میں تو چاند دیکھنے سے پہلے ہی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں،،، اکیس منزلہ عمارت میں ان کا فلیٹ سولہوں منزل پہ تھا جہاں سے نیویارک کا شہر المیر اسارا نہیں تو آدھا ضرور نظر آتا تھا پر وہاں پہ روبا کو پاکستان جیسی کوئی خوبصورتی

نظر نہیں آتی تھی-کاش کہ میں اس وقت پاکستان میں ہوتی تو اپنی پسند کا بکرا لے کر آتی،،،روبا کو پاکستان میں گزاری جانے والی عیدیں یاد آنے لگیں ہر سال وہ بڑی عید پہ اپنی پاکٹ منی سے بچائے جانے والے پیسوں کا بکرا نا صرف خریدتی بلکہ لڑکوں کے ساتھ جانے کی ضد بھی کرتی تھی جس پہ گھر میں ایک ہنگامہ مچتا تھا اور جیت روبا کی ہی ہوتی تھی بڑے ابا اُسے منڈی تو نہیں لے کر جاتے تھے پر بازار میں کھڑے بکری فروش کے پاس لے جاتے جہاں سے وہ اپنی پسند کا بکرا خریدتی تھی-پر یہاں آکر تو وہ قید ہی ہو گئی تھی -

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سوری یار آریان دیر ہو گئی تو جانتا ہے نا عید کے دوران خریداروں کی تعداد کتنی بڑھ جاتی ہے ابھی بھی بہت مشکلوں سے آیا ہوں،،،،افنان نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر کپڑوں کی فیکٹری لگائی تھی جس کا کام عید کے دوران بہت بڑھ جاتا تھا آج صبح ہی بڑے ابا نے انہیں منڈی سے جانور لانے کو کہا تھا لیکن کوشش کے باوجود بھی افنان ٹائم نا نکال پایا اور اب اسے آتے آتے شام ہو گئی تھی۔تو بہت تھکا ہوا ہے یار رہنے دے کل چلے جائیں گے،،،،آریان نے بھائی کے چہرے سے ہی اس کی تھکاوٹ

کا اندازہ لگا لیا تھا۔ابھی بہت دن ہیں عید میں،،، آریان کو صبح سے ہی روبا کی بہت یاد آرہی تھی اگر وہ یہاں ہوتی تو سارا گھر سر پر اٹھے رکھتی اور نہ چاہتے ہوئے بھی ان دونوں بھائیوں کو ہفتے پہلے سے ہی جانور لانے پڑتے۔یار آریان سن کیوں نہ ہم اس دفعہ منڈی سے ویڑے کے ساتھ ایک پیارا سا بکرا بھی لے آئیں کیا ہوا اگر اس بار ہماری کٹخنی بلی نہیں ہے یہاں پہ تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس کے حصے کی قربانی تو کر ہی سکتے ہیں ہم،،، افنان نے اریان کے کندھے پر تھپکی دی۔روبا کے جانے سے اس گھر کے در و دیوار میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی تھی جہاں صبح ہوتے ہی آریان صباح اور روبا کی چیخ و پکار سننے کو ملتی تھیں اب وہاں سناٹے چھا گئے تھے۔

****

گڈ مارننگ ہانی کیسی ہو،،،، نجمہ آنٹی کی بیٹی فروا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہیں روبا کو مارننگ وش کرنے لگی۔نغمہ آنٹی کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے تھے جن میں سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا شادی شدہ تھے جبکہ حارث جو آنٹی کا سب سے چھوٹا بیٹا اور روبا کا منگیتر تھا دوسرے شہر میں ہی رہتا تھا اور روبا کی صرف ایک یا دو بار ہی اس سے ملاقات ہوئی تھی صرف ایک فروا ہی تھی جو نجمہ حمید کے ساتھ رہتی تھی فروا اور روبا کا امنا سامنا زیادہ تر صبح

کے وقت ہی ہوتا تھا باقی اوقات وہ کہاں رہتی تھی اس سے نہ تو تو آنٹی واقف ہوتیں اور نہ ہی روبا بعض اوقات روبا کو ان کا ماحول بہت عجیب لگتا تھا ایک اکیلی جوان لڑکی سارا دن گھر سے باہر گزارتی ہے اور اس کی ماں اس سے کچھ بھی نہیں پوچھتی روبا کے لیے بہت حیرانی کی بات تھی۔آنٹی میرے ایڈمیشن کا کیا بنا اب تو مجھے یہاں آئے کافی ٹائم ہو گیا ہے،،،روبا کافی دن سے سوچ رہی تھی کہ وہ نجمہ حمید سے اس بارے میں بات کرے لیکن وہ صبح ہوتے ہی کہیں نہ کہیں نکل جاتی اور پیچھے روبا ہوتی اور گھر کے ڈھیروں کام۔شروع شروع میں تو نجمہ حمید روبا کو کام کرنے سے منع کرتی تھیں لیکن ربا اکیلے پن کی وجہ سے گھر کے چھوٹے موٹے کام کر دیتی پر آہستہ آہستہ بہت سے کام روبا کے ذمے لگ گئے اور نہ چاہتے ہوئے بھی روبا کو وہ کام کرنے پڑتے۔ابھی تمہارا ایڈمیشن نہیں ہو سکتا روبا،،،اس سے پہلے کہ نجمہ حمید کوئی جواب دیتی فروا جو روبا کے بنائے ہوئے پاستے سے پورا پورا انصاف کر رہی تھی ایک دم سے بول پڑی۔پر کیوں آپی آخر میرا ایڈمیشن کیوں نہیں ہو سکتا،،،روبا کی حیرت بجا تھی وہ پڑھنے کی غرض سے ہی تو یہاں آئی تھی۔ہنی سمسٹر کے میڈ میں تو تمہارا ایڈمیشن نہیں ہو سکتا نہ اس کے لیے تمہیں دسمبر تک کا انتظار کرنا پڑے گا،،،فروا کی بات نے روبا کے سر پر دھماکہ کیا دسمبر آنے میں بھی ابھی چار مہینے تھے اتنے عرصے وہ یہاں رہ کر کیا

کرے گی۔ آنٹی تو پھر آپ مجھے واپس پاکستان بھیج دیں میں یہاں پر رہ کر کیا کروں گی،،،،روبا نے دل میں آئی بات کا اظہار کیا۔ ہنی کہا تم بار بار آؤں جاؤ گی جانتی بھی ہوں کتنا خرچہ ہوتا ہے کچھ ہی دن کی تو بات ہے باہر نکلو انجوائے کرو تمہیں یہ ٹائم پتہ بھی نہیں چلے گا،،،فروا نے اپنی سوچ کے مطابق مشورہ دیا اور دونوں ماں بیٹیاں ربا کو گڈ بائے کہتی باہر نکل گئیں۔

******

غلام احمد کا تعلق زمیندار گھرانے سے تھا جن کی شادی اپنی پھوپھی زاد شمیم آرا سے ہوئی تھی جو مزاج کی کافی تیز خاتون تھیں۔ غلام احمد اور شمیم آرا کے تین بیٹے بالترتیب شکیل احمد، رضا احمد اور عاقب احمد تھے۔ شکیل احمد کی شادی شمیم آرا نے اپنی بھانجی فرح سے کروائی تھی جن کے دو بیٹے افنان احمد اور آریان احمد اور ایک بیٹی صباح احمد تھی۔ جبکہ رضا احمد کے لیے انھوں نے اپنے بھائی کی بیٹی چُنی تھی پر رضا احمد کو اپنی دھدیالی کزن امینہ بہت پسند تھی جسے وہ اپنی ماں کی ناراضگی کے باوجود بیاہ لائے تھے اُن کی صرف ایک ہی بیٹی روبا تھی جو ان کی روڈ ایکسیڈنٹ میں موت کے پندرہ دن بعد ہوئی تھی۔ پیار کرنے والے محبوب شوہر کی اچانک موت کا غم ہی اتنا تھا کہ امینہ بھی

بلکتی ہوئی اپنی بیٹی کو بے آسرا کیے خالق حقیقی سے جاملیں۔اس طرح روبا اپنی دادی کے عتاب کا نشانہ بننے کے لیے اکیلی رہ گئی۔جوان بیٹے کی موت اور بیوی کا پوتی سے سخت رویہ غلام احمد کے لیے بہت تکلیف دے تھا جو پہلے ہی دل کے مریض تھے بالکل ہی بستر کے ہو گئے اور ایک رات خاموشی سے اپنے آخری سفر پہ نکل گئے جہاں سے پلٹنے کا کوئی راستہ نہیں-فرح نے ننھی سی روبا کو اپنے سینے سے لگایا اور ہر ممکن کوشش کی کہ وہ ساس کے طنز و طعنوں سے اُسے بچا سکیں۔روبا جوں جوں بڑی ہوتی گئی دادی کی باتوں اور رویے کو پہچانتی ان سے دور ہوتی گئی۔نا تو شمیم آرا کا کوئی کام کرتی اور نا ہی اُن سے کوئی بات ہاں بات اگر زبان درازی کی ہوتی تو وہ ایسے بازو چڑھا کر میدان میں اترتی کہ فرح شکیل تائی امی اور ہما عاقب چچی جان کو سمبھالنا مشکل لگتا دادی تو بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ بحث نہیں کر پاتی تھیں اور تھوڑی ہی دیر میں ہانپنے لگتیں پر روبا اپنی بات پوری کیے بنا خاموش نا ہوتی تھی۔گھر میں ایک بڑے ابا(شمیم آرا کے بھائی جوان کے ساتھ ہی رہتے تھے پر مزاج میں ان سے بالکل مختلف تھے)ہی تھے جس کی بات بنا چوں چراں کیے روبا مان جاتی تھی-روبا کی جس سے سب سے زیادہ بنتی وہ آریان اور افنان تھے جبکہ صباح ان تینوں سے کافی چھوٹی تھی اور باقول روبا کے وہ دادی کی جاسوس تھی۔افنان کی تو شادی پڑھائی کے فوراً بعد ہی دادی نے اپنی پسند سے کروادی

تھی جبکہ آریان کا دور دور تک کوئی ارادہ نہیں تھا افنان کی بیوی انعم کی بھی روبا سے بہت بنتی تھی لیکن دادی کے مزاج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ ان کے سامنے کم ہی روبا سے بات کرتی۔ نجمہ حمید جو بیٹے کی شادی کی نیت سے ہی پاکستان آئیں تھیں روبا کے لیے رشتہ دیتی آگے پڑھنے کے لیے اپنے ساتھ ہی چلنے کی آفر کرنے لگیں شمیم آرا تو ویسے ہی روبا سے جان چھڑانا چاہتی تھیں فوراحامی بھر بیٹھیں۔گھر والوں کے ساتھ ساتھ بڑے ابا کی بھی حمایت شمیم آرا کا فیصلہ نہ بدل سکی اور اس طرح روبا سب سے دور اس پردیس میں پہنچ گئی -

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اندھیرا، تیز میوزک اور ماحول میں رچی عجیب سی سمیل نے ہال میں آتے ہی روبا کا دماغ بھک سے اڑا دیا۔ کچھ دیر تو اُسے ماحول کو سمجھنے میں لگا-حارث یہ آپ کہاں لے کر آئے ہیں مجھے،،، اپنے سامنے بے ہنگم میوزک میں تھرکتے لڑکے اور ان کے ساتھ چپکی ہوئی عریانہ لباس میں موجود لڑکیاں دیکھ روبا کی آنکھیں پھٹنے کی قریب تھیں۔حارث کو ہفتہ ہو گیا تھا المیرا آئے ہوئے اُس لیے روز ہی کہیں نا کہیں گھومنے کا پلین بنتا آج بھی حارث اُسے اپنے دوست کی پارٹی میں لایا تھا پر روبا کو یہ معلوم نہیں تھا

کہ پارٹی کسی بار میں بھی ہوسکتی ہے-او کم اون روبا موڈ مت خراب کر و خود بھی انجوائے کر و اور مجھے بھی کرنے دو،،، حارث نے روبا کو خود سے قریب کرتے اُس کے کان میں کہا اور بار پب کی سامنے لے گیا-روبا کو اس وقت اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا شراب میں دھت لڑکوں کا ہاتھ کبھی روبا کی کمر سے ٹچ ہوتا تو کبھی سینے سے۔وہ جس کو محافظ سمجھ کر ساتھ آئی تھی وہ چند قدم کے فاصلے پہ کھڑا کسی اور لڑکی میں مدہوش تھا۔وہ تو شاید بھول بھی بیٹھا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کسی کو لایا ہے-ہائے بے بی کم اون لیٹس ڈانس،،،روبا بڑی مشکل سے خود کو بچاتی باہر کا راستہ دیکھنے لگی کہ سامنے سے آتے تین لڑکے اچانک اُس سے ٹکرائے-ہہہہ۔۔ٹو سامنے سے۔۔۔،،،روبا الٹے قدموں چلتی گئی کہ ایک دم سے اُس کے قدموں کے ساتھ سانس بھی رُک گیا کیونکہ وہ کسی لڑکے کے سینے سے جا لگی تھی-پلیز مجھے جانے دو،،،اپنی بے بسی پہ روبا کی آنکھ چھلک پڑی اپنے ساتھ جُڑے شخص کی طرف مڑتی التجا کرنے لگی جو اپنی بڑی بڑی چمکدار نیلی آنکھیں روبا پہ ٹکائے کھڑا تھا-ہاے بیوٹی آئی ایم بیسٹ،،،نیلی آنکھوں والے لڑکے نے روبا کی نازک سی کمر کے گرد اپنے ہاتھ کسے اور اُسے گھومانا شروع کر دیا اُس کے گھومتے ہی نا صرف فلور خالی ہوتا گیا بلکہ اچانک سونگ تھیم بھی کسی نے چینج کر دی۔شاید وہ شخص ڈانس میں اتنا ایکسپرٹ تھا کہ روبا

کے ہاتھوں کی مسلسل مزاحمت کو بھی بڑی آسانی سے کَور کرتے اُسے کسی گڑیا کی طرح اپنی مرضی سے حرکت دیتا گیا۔فلیش لائیٹس اور لوگوں کے شور و غل کے ساتھ روبا کی آنکھیں بھی کسی نامحرم کے ہاتھوں میں کھیلونہ بن جانے پر مسلسل برستی رہیں ۔بھاگ جاؤ۔۔۔دوبارہ ملیں تو کھا جاؤں گا،،،سونگ کے روکتے ہی لڑکے اور لڑکیوں کی ہوٹنگ شروع ہو گئی تھی نیلی آنکھوں والا روبا کی گردن پہ اپنے لب رکھتا ہاتھ کو سامنے کی طرف اٹھاتے اس کے کان کے پاس بولا تاکہ وہ کان پھاڑنے والے شور میں آرام سے سن لے۔روبا کو اُس کی جسارت اور اپنے جسم پہ رینگتے اس کے ہاتھ کسی اژدہا کی طرح لگے جیسے ہی اُس نے اُسے اپنے ہاتھوں کی قید سے آزاد کیا وہ فوراً اُس کے ہی دیکھائے راستے پہ سرپٹ بھاگتی چلی گئی۔

****

روبا اسٹوپ کہاں بھاگے جا رہی ہو،،،حارث فوراً ہی کینگ بار سے نکلتا پاگلوں کی طرح بھاگتی روبا کے پیچھے بھاگا تھا۔ہاتھ بھی مت لگانا مجھے گھٹیا انسان۔۔۔میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنے گرے ہوئے ہو سکتے ہو،،،روبا حارث کو دھکا دیتے زور سے چیخی۔تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ کس طرح بات کر رہی ہو تم مجھ سے،،،ایک

پل کے لیے تو اُس کی زبان کی تیزی دیکھ کر حارث کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا پر جلد ہی خود کو کمپوز کرتے اپنے منگیتر ہونے کا احساس دلاتا رُعب جھاڑنے لگا- بھاڑ میں گئے تم اور تمہاری یہ منگنی،،، روبا بنا رُعب میں آئے اُسی لہجے میں بولتی ہاتھ سے منگنی کی انگوٹھی اتار اُس کے منہ پہ دے ماری- لعنت بھیجتی ہوں میں تم جیسے۔۔۔ چٹا خخخخ۔۔۔الو کی پٹھی اتنے مہینے سے میرا دیا کھا رہی ہے اور گالیاں بھی مجھے ہی دے رہی ہے،،، حارث کی اب بس ہو گئی تھی اپنی شرافت کا لبادہ اتارتے اپنے اصل میں آتے بولا- بہت کر لیا میں نے اچھے ہونے کا ڈرامہ گھر چل پھر تجھے بتاتا ہوں،،، چیختی ہوئی روبا کو بالوں سے گھسیٹتے گاڑی میں پٹخا اور گاڑی بھگا لے گیا -

****

کیا ہوا بھائی آپ حریم آپی کی موجودگی میں اتنے اداس کیوں بیٹھے ہیں کہیں لڑائی شڑائی تو نہیں ہو گئی،،، صباح نے اپنے پیارے بھائی کو اداس بیٹھے دیکھا تو اُسے چھیڑتے ہوئی بولی- آریان حریم کو پسند کرتا تھا اور بڑے ان دونوں کی منگنی طے کر رہے تھے صباح کے حساب سے آج اسے بہت خوش ہونا چاہیے تھا - یار صباح تنگ نہیں کرو میں بہت اداس ہوں اس ٹائم،،، آریان حریم کے ساتھ سے خوش تو بہت تھا پر اُسے اس خاص

موقعے پہ اپنی کٹخنی بلی بہت یاد آرہی تھی اور وہ اس کی موجودگی کے بنا منگنی نہیں کرنا چاہتا تھا پر مجال ہے جو کسی نے اُس کی بات پہ کان دھرے ہوں-اِسی اداسی کی تو وجہ پوچھ رہی ہوں،،، صباح بھائی کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی- عید کا پہلا دن بھی گزر گیا پر روبا بے وفا نے ایک فون تک نہیں کیا اور یہاں سب کو دیکھو کسی کو اُس کی پرواہ ہی نہیں کسی ایک نے جو اُس کے بارے میں بات کی ہو،،، آریان کو دادو کا تو علم تھا با قول افنان کے کہ دادو نے شکر کیا ہے روبا کے جانے کا پر باقی گھر والوں نے بھی شاید قسم کھالی تھی اس کا نام نا لینے کی- بھائی سب لوگ ظاہر نہیں کرتے پر دل تو سب کے ہی اداس ہیں اس کی غیر موجودگی میں آخر ہم سب کر بھی کیا سکتے ہیں دادو کی موجودگی میں اُس کا ذکر کرنے کی بھی تو اجازت نہیں کس میں اتنی ہمت کہ دادو کی صلاواتے سُنے،،، صباح نے بھائی کا دل سب کی طرف سے صاف کرتے آخر میں سب کا اصل مسلہ بتایا جو سوائے شمیم آرا کے اور کوئی ہو نہیں سکتا تھا -

****

آئی بڑی مجھے گالیاں دیتی ہے اب میں تجھے بتاتا ہوں کہ میں کتنا گھٹیا ہوں،،،، حارث روبا کو بالوں سے گھسیٹتا ہوا فلیٹ میں لے آیا۔ کیا ہوا ہے بیٹا جی تم کیوں اس طرح اس

کے ساتھ پیش آرہے ہیں،،،، نجمہ حمید نے اپنے غصے سے بھرے بیٹے کو دیکھ کر حالات کا اندازہ لگانا چاہا۔ ماما یہ ہے ہی اسی لائق،،،، حارث نے ایک ہاتھ کس کے روبا کی منہ پر مارا۔ روبا کو شدید تکلیف ہوئی حارث کے تھپڑ مارنے کی نہیں بلکہ نجمہ حمید کی خاموشی پہ جو پاکستان سے اسے بیٹی بنا کر لائیں تھیں۔ مجھے پاکستان جانا ہے نہیں رہنا مجھے یہاں نہیں کرنی مجھے کوئی پڑھائی،،،، ڈھیر سارے گیدڑوں کے بیچ ایک شیر بھی گھبرا جاتا ہے وہ تو پھر ایک لڑکی تھی جو اپنوں سے دور اور ایک انجان شہر میں اپنے ہی خون کے رشتوں میں پھنس گئی تھی۔ پاکستان کو بھول جاؤں لڑکی اب تمہیں ساری زندگی یہی رہنا ہے اور ویسے بھی میں تمہاری دادی کو کہہ کر آئی تھی کہ میں تمہارا اوہیں پہ نکاح پڑھوادوں گی اور تمہاری دادی کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا،،،، ابھی روبا ایک دھماکے سے نہیں سنبھلی تھی کہ نجمہ حمید نے اس کے سر پر ایک اور دھماکہ کیا جس کو برداشت نہ کرتے ہوئے وہ زمین پر ہی ڈھیر ہوگئی -

****

اوبھائی کیوں اس بیچارے کو اتنا گھور رہا ہے،،، رضا فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے کب سے ایڈی کو بونٹ پہ بیٹھے چاند کو گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا- ایڈی تو کہاں کھویا ہوا ہے،،، ایڈی کی

طرف سے خاموشی پر مجبور ہو کر رضا کو اپنی سیٹ چھوڑنی پڑی رضا کو لگ رہا تھا کہ ایڈی کا آج سڑک پہ ہی رات گزارنے کا ارادہ ہے- کسی حسینا کی آنکھوں میں،،، ایڈی نے بنا چاند سے نظریں پھیرے اُسے جواب دیا- نکل آیا ران حسیناؤں سے میں تھک گیا ہوں اب اکیلا تیرا بزنس سمبھالتے ہوئے،،، رضا اپنے حالات سے مجبور پاکستان سے نیویارک کام کی غرض سے آیا تھا پر یہاں آ کر معلوم ہوا کہ کمپنی ہی فراڈ تھی اتنا سرمایہ لگا کر وہ آ تو گیا تھا پر خالی ہاتھ واپسی کیسے جاتا اسی لیے کام کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا کہ ایک سڑک پہ کچھ لڑکے کسی کو مار رہے تھے رضا اُس کی مدد کرنے لگا وہ لڑکا کوئی اور نہیں بلکہ ایڈی ہی تھا یہاں سے رضا اور ایڈی کی دوستی کے ساتھ رضا کا اچھا وقت بھی شروع ہو گیا- ویسے اس بار کی حسینہ کچھ زیادہ ہی اثر انداز نہیں کر گئی تجھ پر،،، رضا نے ایڈی کی بوتل کی طرف اشارہ کرتے چوٹ کی جو وسکی کی بوتل ہاتھ میں پکڑے اُسے پینا بھولا ہوا تھا- ہاہا مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے،،، ایڈی نے قہقہے کے ساتھ ہی بوتل منہ سے لگائی- ملنا پڑے گا بندی سے ایڈریس دے،،، رضا نے گاڑی اسٹارٹ کی کیونکہ ایڈی بھی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا- اگر معلوم ہوتا تو اس وقت وہ میری بانہوں میں ہوتی تیرے ساتھ بیٹھ کر میں ٹائم ویسٹ نا کر رہا ہوتا،،، ایڈی سیٹ کو ایزی موڈ میں کیے لیٹ گیا- کیا مطلب ہے تیرا،،، رضا کے پوچھنے پر ایڈی نے بار والا سارا

واقعہ اُسے سنا دیا-او بھائی میرے اُس بیوٹی کو تو زیادہ سر پہ سوار نا کر۔۔۔ تیری باتوں سے تو لگتا ہے وہ مغربی ماحول کی نہیں اور اگر مشرقی ہوئی تو۔۔۔،،،رضا ساری بات سن کر ایڈی سے اپنے خیال کا اظہار کر تا رُک گیا- مشرقی لڑکیوں پہ ڈونٹ ٹچ می کا ٹیگ لگا ہوتا ہے کیا،،،ایڈی نے وسکی کی بوتل خالی کر کے باہر پھینکی جو کسی درخت سے ٹکراتی کہیں حصوں میں تقسیم ہو گئی-تو یہی سمجھ۔۔۔ تیرے جیسے کے لیے۔۔۔اتنے تو آئیسکریم میں فلیور نہیں جتنی قسم کو تو ٹیسٹ کر چکا ہے،،،وہ ایڈی کو اچھی طرح جانتا تھا جو لڑکی اُسے ایک بار پسند آجاتی وہ جب تک ہار نہیں مانتا تھا جب تک کہ وہ لڑکی راضی نا ہو جاتی-بھائی میرے کبھی مشرقی عورت سے پنگا مت لیں یہ تجھے چڑی وِسکی کا نشہ دو سیکنڈ میں اتار دے گی منہ لگا کر بھی اور زبان چلا کر بھی،،،ایڈی نے غصے سے گاڑی کو بریک لگائی کیونکہ بیک پہ گاڑی اُسے رُکنے کا سگنل دے رہی تھی- نہیں رِض۔۔۔بیوٹی مشرقی نہیں ہو سکتی وہ تو کوئی اور ہی تھی،،،ایڈی جو رضا کے گاڑی روکنے پر سیدھا ہوا تھا کچھ دور سے آتی علیزے کو دیکھ کر سر گوشی میں بولا-

****

پندرہ دن ہو گئے تھے روبا کو اس زندان میں قید ہوئے اپنی ممانی اور کزن کی حقیقت

کھل کر روبا کے سامنے آرہی تھی وہ روبا کو صرف اپنی خدمت کے لئے لائے تھے اس کا مستقبل سنوارنے کے لیے نہیں۔ سارا دن وہ کولہو کے بیل کی طرح کام میں جوتی رہتی بدلے میں اسے صرف طعنے ہی ملتے۔ یہ لو میں تمہارے لئے ایک گفٹ لایا ہوں،،،، ربا چیزوں کی ڈریسنگ کر رہی تھی کے حارث اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ساتھ ہی بولا اور ایک خاکی لفافہ روبا کے پاؤں کے پاس پھینکا۔ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔ یہ میں۔۔۔ میں نہیں ہوں میں نہیں ہو سکتی،،،، جیسے ہی روبا نے وہ خاکی لفافہ کھولا اس میں سے برآمد ہونے والی چیز نے روبا کی ہوائیاں اڑادیں اور وہ لفافہ پھینکتی ایک ہی بات کو بار بار دہرانے لگی درحقیقت اس لفافے روبا کی بار میں کھینچ جانے والی تصویریں تھیں جس میں وہ اور نیلی آنکھوں والا لڑکا بہت واضح نظر آرہے تھے کسی تصویر میں وہ روبا کے سر کے ساتھ آپنا سر ملائے ہوئے تھا تو کسی میں اُسے اپنی بانہوں میں بھرے۔ سوئیٹ ہارٹ ابھی تو میں نے تمہیں اصل سرپرائیز دیا ہی نہیں،،، حارث شیطانی ہنسی ہنستا جیکٹ کی پوکٹ میں سے کچھ نکالنے لگا۔ یہ دیکھو۔۔۔،،، اُس کے ہاتھ میں پکڑی تصویر نے روبا کا ایک پل کے لیے سانس رک دیا تصویر میں روبا آنکھیں بند کیے نیلی آنکھوں والے کی قید میں تھی جبکہ وہ شخص روبا کی گردن پہ اپنے لب رکھے ہوئے تھا۔ اب یہ تصویریں جائیں گی پاکستان اور پھر

میں۔۔۔آآآآ،،،اس سے پہلے کہ حارث اپنے کیے پہ عمل کرتا روبا نے ٹیبل پہ رکھا واز جو کہ کافی بھاری تھا حارث کے سر پہ دے مارا اور حارث زمین پہ گرتا چلا گیا۔روبا نے نجمہ حمید اور فروا کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھایا اور حارث کی پوکٹ سے چابی لیتی باہر کی طرف سرپٹ بھاگی پر جانے سے پہلے وہ تصویریں جلانا نہیں بھولی تھی لیکن کوشش کے باوجود بھی اُسے اپنا پاسپورٹ نہیں مل پایا تھا ۔

****

ہائے مائے لو۔۔۔کہاں تھی تم،،،ایڈی کی نگاھیں علیزے کی ڈریسنگ میں کھوبی ہوئی تھیں پارٹی ویئر ڈریس جس کا نا تو گلا تھا اور نا ہی بازو منی سکرٹ میں نچلا حصہ برائے نام چھپایا ہوا تھا۔بائے برتھ تو علیزے بھی مشرقی تھی پر چار سالہ ریلیشن میں ایڈی نے کبھی اُس کو پورے کپڑوں میں نہیں دیکھا تھا۔اگر مشرقی لڑکیاں علیزے جیسی ہوتی ہیں تو پھر اُس کی بیوٹی مشرقی نہیں ہوسکتی تھی۔میری چھوڑو اپنی سُناؤ جیک کی پارٹی میں کیوں نہیں آئے اتنی کالز کیں نو آنسر،،،ایڈی پہ اپنا والہانہ پیار لٹاتے علیزے ایڈی کی گود میں ہی بیٹھ گئی اس طرح کہ اُس کی ٹانگیں کھلے ہوئے دروازے کے باہر جبکہ وہ خود ایڈی کی گود میں تھی۔یہ وہ بیووو۔۔۔بیوٹی پالر تھا،،،رضا اپنے دانت کچکچاتے ہوئے

بولا اُسے یہ لڑکی ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی بہت کوشش کے بعد بھی وہ کوئی نا کوئی ایڈی کے قریب آنے کا موقع ڈھونڈ لیتی تھی- وٹٹٹٹ۔۔۔،،،علیزے جو اُسے ٹوٹلی اگنور کیے ہوئے تھی اس کی بات پہ حیرت سے بولی- سیلون تھا یار،،،ایڈی نے بحث ختم کی- تم کہاں جا رہی تھیں،،،ایڈی اس وقت تنہائی کا خواہش مند تھا تا کہ گھنٹوں اپنی بیوٹی کو سوچ سکے ایک عجیب سا نشہ تھا اُس کے تصور میں بھی جس سے ایڈی اب تک ناواقف تھا- تمہارے ساتھ فلیٹ میں۔۔۔آئی مس یو سو مچ،،،علیزے بڑی دلیری سے کہتی دروازہ بند کر گئی- ہیلو میڈم یہ مس یو اپنی گاڑی میں کیجیے گا،،،رضا کو تو اُس کے انداز پہ آگ ہی لگ گئی جو ایڈی کے گلے لگی باقول رضا کہ چپک گئی تھی- او ہیلو میں تمہیں صرف ایڈی کے دوست کی وجہ سے برداشت کرتی ہوں یہ گاڑی ایڈی کی ہے تمہاری نہیں میں ایسی میں جاؤں گی گاڑی اسٹارٹ کرو،،،علیزے نے نخوعت سے سر جھٹکا اور بڑے کروفر سے رضا کو حکم دیا- تم دونوں اپنی تشریف پیچھے رکھو تا کہ میں سکون کے ماحول میں گاڑی ڈرائیو کر سکوں،،،گاڑی ابھی کچھ دور ہی چلی تھی کہ رضا نے بریک لگاتے اپنی ساتھ والی سیٹ پہ ایک دوسرے میں مگن افراد کو غصے بھرے لہجے میں کہا- تم اپنا کونسیٹریٹ ڈرائیو پہ رکھو نا کہ ہم پہ،،،علیزے کا جواب رضا کو دانت کچکچانے پہ مجبور کر گیا اور وہ اُن دونوں پہ لاحول پڑھتا گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کرنے لگا-

آؤچ۔۔۔اندھوں کی طرح گاڑی چلارہے ہو کیا،، گاڑی ایک اور بار رکی مگر اس بار علیزے کا سر بیک مرر سے ٹکرایا- یار ایڈی سڑک پہ کوئی گراہوا ہے،،، رضا نے علیزے کو نظرانداز کرتے ایڈی سے کہا- جسٹ ون سیکنڈ علیزے،،، ایڈی علیزے کو پیچھے ہٹاتا گاڑی سے اترا جبکہ رضا پہلے ہی باہر نکل چکا تھا- پاگل ہو گئے ہو کیا تم دونوں۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی کریمنل ہو اور اس کا مقصد ہی ہمیں گاڑی سے باہر نکالنا ہو،، علیزے نے ان دونوں کو روکنا چاہا- یہ تو کوئی لڑکی لگتی ہے،،، جہاں پہ وہ لوگ کھڑے تھے وہاں سے انھیں اُس لڑکی کی بیک نظر آرہی تھی- حلیے سے تو تمہاری کیٹیگری کی لگ رہی ہے،،، علیزے نے طنز کیا- ہیلو ہیلو سسٹر۔۔۔بیوٹی،،، رضا لڑکی کا رُخ اپنی طرف کرتا ایڈی کی آواز پہ چونکہ -

****

ماما پاپا کہاں چلے گئے آپ لوگ آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کو کتنا یاد کیا کتنی آوازیں دیں پر آپ دونوں نہیں آئے،،، رضا احمد اور امینہ ہری ہری گھاس پر چہل قدمی کر رہے تھے کہ دس سالہ روبا بھاگتی ہوئی ان کے پاس آئی- پلیز آپ دونوں مجھے بھی اپنے ساتھ لیں جائیں میں نہیں رہنا چاہتی یہاں سب بہت بُرے ہیں بہت ہی بُرے پلیز

مجھے اپنے ساتھ لے جائیں،،،روبا ان کے ہاتھ پکڑ کر فریاد کرنے لگی۔پاپا بولے نا آپ مجھے لے جائیں گے نا اپنے ساتھ کچھ تو کہیں،،،،رضا احمد اور امینہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور مخالف سمت میں چلنے لگے کوشش کے باوجود بھی وہ آگے نا جاسکی کسی طاقتور چیز نے اس کے پاؤں پکڑ لیے تھے جو وہ ایک قدم بھی نہیں اٹھا پارہی تھی بس زور زور سے انہیں آوازیں دینے لگی کہ شاید اس کے ماں باپ رُک جائیں-دیکھتے ہی دیکھتے صبح کا اجالا ایک کالی رات میں بدل گیا روبا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی اپنی سسکیاں روکنے لگی کہ اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کے اوپر کوئی بوجھ ہو روبا اپنے جسم کو حرکت دینا چاہتی تھی لیکن اس میں اتنی طاقت ہی نہیں تھی کہ وہ ہل بھی پائے-تاریخی اتنی بڑھ گئی کہ ایک پل کو اُسے لگا کہ وہ اپنی قبر میں ہے یہ سوچ آتے ہی اس کا دَم گھٹنے لگا اور وہ تیز تیز سانس لینے لگی اچانک اسے اپنے جسم پر کچھ رنگتا ہوا محسوس ہوا اس سرسرائٹ نے بازوسے چہرے کا سفر طے کیا آہستہ آہستہ یہ سرسراہٹ ناک سے ہوتی اُس کے ہونٹوں پہ ٹھہر گئی اور گردن پہ گرم سی حرارت محسوس ہوئی-اسے ایسا لگا کہ کوئی بہت دور سے اسے پکار رہا ہو لیکن آواز سمجھ آرہی تھی اور نا ہی الفاظ روبا نے آپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش ترک کرتے کان کی حس کو تیز کرنا چاہا اور الفاظ سمجھ میں آتے ہی جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

*****

مجھے آخر یہ سمجھ نہیں آرہی کہ تم اس گندگی کی پوٹری کو اٹھا کر کیوں لے آئی ہوں،،،،علیزے کے منع کرنے کے باوجود بھی آیڈی عورت کو گھر اٹھالیا۔بکواس بند کرو تم اپنی تم ہو کون کسی کے بارے میں کچھ بولنے والی،،،رضا چونکہ کہ آیڈی کی زبانی جان چکا تھا بیوٹی کے بارے میں اس لیے اسے اندازہ تھا کہ بیوٹی علیزے جیسی نہیں۔فی الحال کے لیے تم دونوں یہاں سے دفع ہو جاؤ،،،آیڈی کو نہ جانے کس بات کا اتنا غصہ تھا کہ وہ اپنے بیسٹ فرینڈ اور بیسٹ گرل فرینڈ دونوں پہ ہی چلا پڑا۔آیڈی تو ٹھیک ہے،،،ایڈی کے کہتے ہیں علیزے تو غصے میں واک آوٹ کر گی پر رضا وہیں کھڑا رہا۔رضا مجھے کچھ دیر کے لئے اکیلا چھوڑ دے،،،بیوٹی کو سڑک پر بے ہوش دیکھ کر ایڈی کے دماغ میں سب سے پہلا جو خیال آیا وہ یہ تھا کہ اگر اس کے اوپر سے کوئی گاڑی گزر جاتی تو وہ بیوٹی کو کہاں ڈھونڈتا۔اچھا تو ادھر ہی روک میں کسی ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں،،،،ایڈی کی خاموشی کو دیکھ کر رضا کو اندازہ ہو گیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ایڈی اپنے اندر ہونے والی کشمکش ابھی اس کے اوپر ظاہر نہیں کرے گا اس لئے اس نے بھی وہاں سے ہٹنا بہتر سمجھا۔

*****

بیوٹی یہ تم نے اپنا کیا حال بنالیا ہے،،،،ایڈی کو یہ اپنی بار والی بیوٹی کہیں سے بھی نہیں لگ رہی تھی بکھرے بال مسلے ہوئے کپڑے کمزوری سا اترا ہوا چہرہ یہ تو اس کی بیوٹی نہیں تھی۔جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا ڈھونڈا،،،ایڈی بیوٹی پر جھکا کا اسے خود میں بھیجے ہوئے تھا جیسے اُسے دوبارہ اس کے کھو جانے کا ڈر ہو-ایڈی اپنے ہی بار میں گھنٹوں اس کا انتظار کرتا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب وہ کبھی یہاں نہیں آئے گی۔بے مقصد سڑکوں پر گھومتا اور ہر چہرے میں اپنی بیوٹی کو تلاش کرتا لیکن کیوں وہ اس سے انجان تھا۔پلیز آنکھیں کھولو اور بتاؤ مجھے کیا ہوا تمہارے ساتھ،،،،ایڈی بیوٹی کے ہاتھ کی نبض چیک کرتے اس کو اٹھانے کی غرض سے اپنے ہاتھ اس کے چہرے پر پھیرنے لگا جیسے ہی اس نے اپنی انگلیاں بیوٹی کے ہونٹوں پر پھیریں بیوٹی کے چہرے کے تاثرات میں ایک کھچاؤ سا آیا پر اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں ایڈی کچھ سوچتا ہوا اس کی گردن پر جھکا اور اپنی ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کے شہ رگ پہ کراس بنانے لگا بیوٹی کے چہرے کے ساتھ اس کی شہ رگ میں بھی حرکت ہوئی اور وہ زور زور سے سانس لینے لگی اب ایڈی اس کے کان کے اوپر جھکا آوازیں دینے لگا پر اس کی آنکھیں ہنوز بند ہی رہیں۔اس سے

NEW ERA MAGAZINE .com

پہلے کہ ایڈی اُسے ہوش میں لانے کا کوئی اور طریقہ سوچتا کہ روبا نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولتے ہی ایک چیخ ماری۔۔۔

******

تھینگلوڈ تمہیں ہوش تو آیا نہیں تو مجھے لگ رہا تھا کہ اب مجھے اپنا ہی کوئی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا،،،،روبا کی چیخ کو نظر انداز کرتا ایڈی مسکراتے ہوئے بولا۔میں کہاں ہوں۔۔۔میں تو میں تو بھاگ گئی تھی نہ،،،،اپنے آپ کو ایک کمرے میں دیکھ روبا کو آہستہ آہستہ سب کچھ یاد آنے لگا۔ڈونٹ وری تم یہاں سیف ہو،،،اُس کی حالت دیکھ کر ایڈی کو اندازہ تھا کہ اُس کے ساتھ ضرور کچھ ہوا ہے پر وہ اُس کی طبعیت کے پیشِ نظر پوچھنے سے گریز کر گیا-تمہاری موجودگی میں میں تو کیا کوئی بھی لڑکی اپنے آپ کو سیف نہیں سمجھ سکتی،،،یہ ہی تو وہ انسان تھا جس کی وجہ سے وہ اپنوں کی نظروں میں مشکوک بنادی گئی تھی-آرام سے یہاں ٹک کر بیٹھو کھڑا تو ہوا جا نہیں رہا اور یہاں سے جانے کی ضد لگائی ہوئی ہے تم نے،،،روبا نے جب دوسری بار ایڈی کا ہاتھ جھٹکا تو وی اُسے بیڈ پہ پٹختا ہوا بولا-چھوڑو مجھے بے غیرت انسان نہیں تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی،،،روبا نے اپنا آپ ایڈی سے چھڑوانے کی کوشش کی جو زبردستی اُسے بستر پہ

لیٹا رہا تھا- کمزوری کے باوجود بھی وہ اپنی پوری طاقت سے اُسے ہٹانے میں لگی ہوئی تھی ۔ایڈی میں ڈاکٹر کو۔۔۔،،،، رضا بنا نوک کیے ڈاکٹر کے ساتھ ہی اندر گھس آیا پر ایڈی کو روبا کے اوپر چڑے دیکھ اُسے بریک لگ گئی۔ پلیز پلیز مجھے جانے دو میں ویسی لڑکی نہیں ہوں،،،، تین مردوں کی موجودگی میں روبا کو اپنی جان فنا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اس میں تو اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ایک مرد سے مقابلہ کرتی اب یہاں تو دو اور آ گئے تھے۔ نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں آپ میری بات۔۔۔۔،،،،اس سے پہلے کہ رضا اپنی بات اسے سمجھاتا روبا زور زور سے چیخنے لگی جبکہ ڈاکٹر حیران کبھی چیختی ہوئی روبا کو دیکھتا تو کبھی ایڈی کو جواب سائیڈ پہ کھڑا روبا کو ہی گھور رہا تھا-ایڈی تو نے کچھ۔۔۔۔ تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے رضا تو جانتا بھی ہے میں کسی کی مجبوری کا فائدہ نہیں اٹھاتا،،،، رضا کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ایڈی غصے سے

چیخا۔ررررضضضاااا۔۔۔،،،، نیلی آنکھوں والے لڑکے کے منہ سے رضا نام سنتے ہی روبا کی آواز ایک دم سے بند ہو گی جیسے کوئی چلتا ہوا ریڈیو بند ہو جاتا ہے اس نے دوسرے لڑکے کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا اس کی حیرانی وہ شخص نہیں بلکہ اس کا نام تھا اس کے بابا کا بھی تو یہی نام تھا اس سے پہلے پہلے کہ روبا اس انسان سے ہیلپ مانگتی یا اس کی بات سنتی کمزوری کی وجہ سے ایڈی کے ہاتھوں میں جھول

گئی -

******

مجھے نہیں یقین اس سب پہ ہماری روبا ایسی نہیں ہوسکتی،،، آریان نے ہاتھ میں پکڑی تصویریں زمیں پہ دے ماریں- اگر ہم مان بھی لیں جو نجمہ آپا نے کہا وہ جھوٹ ہے تو کیا یہ تصویریں بھی جھوٹ ہیں،،، عاقب چاچو نے غصے سے تصویروں کی طرف اشارہ کیا کل ہی نجمہ حمید کا پاکستان فون آیا تھا اور انھوں نے روبا کی کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جانے کی من گھڑت کہانی سنائی جس پہ کسی نے یقین نا کیا تو انھوں نے بار میں کھینچی جانے والی اُس کی تصویریں پاکستان ثبوت کے طور پہ بھیج دیں- پر چاچو،،، افنان نے کچھ بولنا چاہا کہ عاقب احمد نے اُسے ٹوک دیا- بس کردو آریان اُس کی فیور کرنا آج چار دن ہوگئے ہیں اُسے نجمہ آپا کے گھر سے بھاگے ہوئے پر نا تو وہ یہاں آئی اور نا ہی ہم میں سے کسی کو بھی فون کیا تو اس سب کا ہم کیا مطلب لیں،،، عاقب احمد اپنے دل کی بات کہتے ساتھ صوفے پہ ڈھے گئے ایک طرف یتیم بھتیجی جسے نا چاہتے ہوئے بھی ماں کے کہنے پہ اتنی دور بھیج بیٹھے تو دوسری طرف اماں جو روبا کے بارے میں سنتے ساتھ ہی بے ہوش ہو کر ہسپتال پہنچ چکی تھیں- آج اماں کی حالت صرف اُس کی وجہ سے ایسی

ہے،،، شمیم آرا کو اپنی غلطی کا احساس تھا یا پھر وہ آج بھی روبا کو ہی قصوروار سمجھتی تھی اس سے انجان سب اُن کی دیکھ بھال کو لگے ہوئے تھے جن کو ایک گھڑی خاموشی لگ گئی تھی۔روبا جیسی بھی تھی تھی تو ان کے بیٹے کا خون ہی نا جس کا احساس انھیں اُسے کھو دینے کے بعد ہو رہا تھا- میں نے آپا سے کہا بھی تھا جوان بچی کو انجان لوگوں میں مت بھیجیں نا جانے اُس بچی کے ساتھ وہاں کیا ہوا ہے،،، بڑے ابا کی تھکی تھکی سی آواز کمرے میں گونجی- بڑے ابا کا ان چار دنوں میں بی پی حد سے زیادہ شوٹ کر گیا تھا ڈاکٹر نے انھیں ٹینشن فری رہنے کو کہا تھا پر وہ کوشش کے باوجود بھی اپنی سوچ کو کسی مثبت رُخ کی طرف موڑ نہیں پا رہے تھے- مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اب خاندان والوں کا کس منہ سے سامنا کریں گے،،، تایا ابا نے ایک اہم مسلے کو چھیڑا آخر یہ بات خاندان والوں سے کیسے چھپی رہ سکتی تھی نجمہ حمید بھی تو اسی خاندان کا حصہ تھیں- بابا آپ کو ابھی بھی خاندان کی، لوگوں کی فکر ہے روبا کا کوئی خیال نہیں۔ وہ خاندان جس نے دادو کی وجہ سے روبا کو ہمیشہ طعنے اور نفرت ہی دی،،،، آریان کبھی بھی اپنی دادو کے متعلق اس طرح بات نہیں کرتا تھا پہلی بار اپنے باپ کے سامنے تلخی سے بولا- آریان۔۔۔،،، شکیل احمد کی دہاڑ نے اُسے خاموش کروانا چاہا جبکہ حریم اور صباح گھر کے ایسے ماحول ہو دیکھتی رو پڑیں- آپ لوگوں کے دل نے روبا کو قصوروار مان لیا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر میں نے نہیں،،، فرح بیگم اور حریم کی مما کے منع کرنے کے باوجود بھی آریان خاموش نا ہوا- میں تب تک اس سچائی کو نہیں مانو گا جب تک روبا کے منہ سے نا سن لوں،،، آریان سب پہ ایک نظر ڈالتا باہر نکل گیا -

****

شادی اور تم سے تمہارا دماغ تو نہیں خراب،،، روبا نے ہوش میں آتے ہی رضا کے پوچھنے پہ اپنی ساری داستانِ غم اُسے سنادی جس پر رضا اُسے تسلی دیتا ہوا نجمہ حمید کے گھر گیا تا کہ حارث کے متعلق پتا لگا سکے با قول روبا کے کہ اُس نے حارث کو جان سے مار دیا ہے۔ حارث حمید بچ تو گیا تھا پر پوچھ گچھ کرنے پر وہ روبا کی ذات فراموش کر گیا تھا جو رضا اور ایڈی دونوں کے لیے حیرانگی کی بات تھی وہ پولیس کو انوالو کر کے نا صرف روبا کو سزا دلوا سکتا تھا بلکہ روبا کے مسنگ ہونے پر اسکے گھر والوں کی طرف سے ایک لمبی کاروائی سے بھی بچ سکتا تھا- روبا کو پاکستان بھیجنے کے لیے اُس کا پاسپورٹ ہونا بہت ضروری تھا جو کہ صرف حارث ہی انھیں دے سکتا تھا۔ ایڈی نے کچھ سوچتے ہوئے روبا کو شادی کی پیشکش کی جس پہ روبا کے ساتھ رضا بھی حیران رہ گیا- دماغ تو نہیں لیکن دل ضرور خراب ہو سکتا ہے،،، ایڈی اپنے اسٹائل میں روبا کو آنکھ

مارے ہوئے بولا-ایڈی پلیز یہ کوئی مزاق کا وقت نہیں ہمیں جلد از جلد روبا کو پاکستان بجھوانا ہے اور اُس کے لیے ہمیں اُس کا پاسپورٹ حارث سے کسی بھی طرح سے نکلوانا ہو گا،،، رضا نے ایڈی کو سیریس کرنا چاہا-بیوٹی اگر تمہیں پاکستان جانا ہے تو اُس کے لیے تمہیں مجھ سے شادی کرنی پڑے گی اس کے علاوہ تمہارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں پاکستان جانے کا،،، باقول ایڈی کے اگر وہ اُس کی بیوی بن جاتی ہے تو اُس کا نیا پاسپورٹ آسانی سے بن جائے گا-پاکستان جانے کے لیے میں اپنا ایمان نہیں بدل سکتی۔۔۔کسی غیر مسلم سے شادی سے بہتر کہ میں انھیں سڑکوں پہ رلتے اپنی زندگی گزار دوں،،، آج سے پہلے ایڈی کو کبھی اتنے تلخ الفاظ سننے کو نہیں ملے جو اُس کی بیوٹی اُسے کہہ در حقیقت اُس کے منہ پہ مار کر گئی تھی -

****

آہمم۔۔۔کیا میں آسکتا ہوں،،، رضا کو یہاں آئے صرف تین سال ہی ہوئے تھے وہ یہاں کے قوانین کی اتنی باریکی سے ناواقف تھا پر ایڈی کو ضرور جانتا تھا گر اُس نے مدد کی ہامی بھر لی ہے تو وہ ہر حال میں روبا کا ساتھ دے گا اور رضا بھی دل سے چاہتا تھا کہ وہ پاکستان واپس چلی جائے اُسی لیے روبا کو سمجھانے اُس کے پیچھے چلا آیا-آئیں

بھائی،،،روبا رضا کی آواز پر مڑی-روبا جو ایڈی نے۔۔۔بھائی پلیز یہ ناممکن ہے،،،روبا نے رضا کی بات پوری سننے سے پہلے ہی اُسے روک دیا-ایڈی مسلمان ہے روبا،،،رضا کی بات روبا کے لیے کسی شاک سے کم نہیں تھی-کیاااا۔۔۔،،، سر سے پاؤں تک مغربی سٹائل اپنائے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل تو دوسری میں لڑکی تھامے وہ کس بھی اینگل سے مسلمان نہیں لگتا تھا-ہمم۔۔۔جب میں اُس سے پہلی بار ملا تو میری رائے اس کے بارے میں تمہارے سے مختلف نہیں تھی پر وقت نے اُس کی اچھائیاں اور اُس کی سچائی واضح کر دی،،، ٹیرس کے ایک کونے میں کین کی کرسی پہ بیٹھتے رضا نے ایڈی کے متعلق بتانا شروع کیا-اُس کے فادر پاکستان سے یہاں پڑھائی کی غرض سے آئے تھے اور انھیں ایڈی کی مما پسند آ گئیں جو کہ ایک کرسچن فیملی سے بیلونگ کرتی تھیں۔دونوں سب کچھ نظر انداز کرتے شادی کے بندھن میں بند تو گئے پر ان کی خوشیوں کی عمر بہت کم تھی۔ایڈی کی پیدائش پہ کچھ پروبلمز کی وجہ سے ان کی ڈیتھ ہو گئی اور اُس کے فادر اُسے اپنی ننھیال میں چھوڑ کر پاکستان چلے گئے پر اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھوں نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہو ایڈی کا اتنا بڑا بزنس انھیں کی مرہون منت تو ہے،،،رضا روبا کو ایک ایک کر کے ایڈی کے متعلق اس کی فیملی گھر بار یہاں تک کے کاروبار کا بھی بتاتا گیا-اگر ایڈی مسلم ہے تو پھر وہ اپنے آپ کو

غیر مسلم کیوں ظاہر کرتا ہے اور اُس کا نام۔۔۔ابراہیم علی،،،روبا جو رضا کی بات سننے اُسی کے ساتھ آبیٹھی تھی اپنی حیرت پہ قابو پاتی بے ترتیبی جملوں میں پوچھنے لگی کہ رضا نے ایڈی کا اصل نام بتاتے اُس کی مشکل حل کر دی -

****

کیا بات ہے بیٹا جی کافی دیر سے میں نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ کسی گھری سوچ میں ہیں،،، بڑے ابا کو حریم کافی دنوں سے کچھ چپ چپ سی لگی وہ جب بھی احمد ہاؤز آتی ایک خاموشی میں گھیر جاتی شروع شروع میں وہ سمجھے کہ روبا کی غیر موجودگی اُسے خاموش کر دیتی ہے پر جب یہی حال انھوں سے اُس کے اپنے گھر میں دیکھا تو فکر مند ہوئے-کچھ نہیں نانو بس ویسے ہی روبا کے بارے میں سوچ رہی تھی،،، حریم جھولے پہ ان کے لیے جگہ بناتی غلط بیانی سے کام لینے لگی-االلہ اُس بچی کو اپنی امان میں رکھے،،، بڑے ابا دکھی لہجے میں بولے-نانو آپ سے ایک بات پوچھو،،، بڑے ابا کی طرف سے اشارہ پاتے حریم کو حوصلہ ملا-آپ روبا سے زیادہ پیار کرتے ہیں یا مجھ سے،،، اپنے دماغ میں کھلبلاتا سوال اُس نے آخر اپنے نانا سے کر ہی لیا-ایک میرا دل ہے تو دوسری میری دھڑکن۔۔۔اب آپ بتاؤ ایک انسان ان دونوں میں سے کسی

ایک کو چن سکتا ہے،،، بڑے ابا نے شفقت سے اُس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے اُسے سمجھانا چاہا۔ اگر کوئی بات دل میں چبھی ہوئی ہے تو اُسے مجھ سے شئیر کرو خود کو سوچ سوچ کر کیوں ہلکان کیا ہوا ہے،،، اپنے جواب پہ اُس کی خاموشی بڑے ابا نے نوٹ کر لی تھی اسی لیے پوچھنے لگے شاید وہ اپنے اندر کی کشمکش کو بیان کر دے۔ نہیں نا نو ایسی کوئی بات نہیں،،، حریم نے چہرے پر مسکرائٹ سجاتے اُنھیں مطمئن کرنا چاہا۔ یہ جو دل ہے نا اس میں محبت اور نفرت دونوں سما سکتی ہیں لیکن یہ جو دماغ ہے یہ کوئی بھی احساس خاموشی سے اپنے اندر سمانے نہیں دیتا ہر گھڑی ہمیں اکساتا رہتا ہے۔ جو بات تمہارے دماغ میں چل رہی ہے اُسے صرف ابھی تولو دماغ کے اکسانے پر زبان سے مت بولنا بعض اوقات جلد بازی انسان کے اپنے لیے ہی نقصان کا باعث بن جاتی ہے،،، بڑے ابا کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی بات کو لے کر پریشان ہے اسی لیے اُسے اپنی بات کو ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی ترغیب دی اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

****

کہاں تھے تم اب تک،،، رضا کے سمجھانے اور حالات کو دیکھتے ہوئے روبا کا آج شام ہی ایڈی یعنی ابراہیم سے خاموشی سے نکاح ہو گیا تھا اس ٹائم رات کا ایک بج رہا تھا ایڈی

نکاح کے بعد سے جو فلیٹ سے نکلا اب داخل ہو رہا تھا- یا اللہ ابھی نکاح ہوئے ایک دن تو کیا رات نہیں گزری اور سوال وجواب شروع ہو گئے ایڈی بیٹا تیرا کیا بنے گا،،،روبا کا غصے بھرا انداز میٹھا سا احساس دے رہا تھا اب اُس کی زندگی میں بھی کوئی ایسا آگیا تھا جو اُس کے لیے انتظار میں ہو- تمہارے مشرق میں یہ بیویوں کا فیورٹ جملہ ہے کیا،،،ہاتھ میں پکڑے بیگز بیڈ پہ ڈھیر کرتا ایڈی اُن کے ساتھ کی لیٹ گیا- بات مت پلٹو جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو،،،روبا کے دماغ میں پہلا جو خیال آیا وہ یہی تھا کہ وہ کسی نا کسی لڑکی کے ساتھ عیاشی کر رہا ہو گا- بتاتا ہوں پہلے آنکھیں بند کرو،،،ایڈی بیڈ سے ایک دم سے اٹھا اور روبا کے پاس کھڑا ہو کہنے لگا انداز ایسا فرینڈلی جیسے وہ بہت پرانے دوست ہوں- پر۔۔۔۔اوہو ایک تو تم بیویاں سوال بہت کرتی ہو آنکھیں بند کرو،،،روبا کے ہچکچانے پر آیڈی اُس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھنے لگا کہ روبا ایک دم پیچھے ہو کر خود ہی آنکھیں بند کر گئی- یہ لینے گیا تھا اپنی دلہن کے لیے،،،روبا کی آنکھوں کے سامنے ایک کامدار سرخ لہنگا تھا جسے ایڈی نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا- تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ کیا سوچ کر تم یہ لائے ہو ہاں،،،اس سے آگے کے بارے میں سوچ روبا کو اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ لہنگے کو زمین پہ پٹختے چیخی- میں نے یہ شادی تمہاری سیج سجانے کے لیے نہیں پاکستان جانے کے لیے کی

ہے آئی سمجھ اب جلدی سے میرا پاسپورٹ ریڈی کرواؤ۔۔۔دم گھٹتا ہے میرا اس جہنم میں،،،اس سے پہلے کہ ایڈی غصے میں کوئی الٹی حرکت کر بیٹھتا روبا تیزی سے دوسرے کمرے میں قید ہو گئی-لہٰذا تو تمہیں ہی پہننا پڑے گا بیوٹی آج نہیں تو کل،،،ایڈی جانتا تھا کہ روبا اُسے اتنی جلدی قبول تو نہیں کرے گئی پر اس سوچ پہ کہ شاید اُس کی نظر میں نکاح اور شوہر کی اہمیت ہو اپنی طرف سے پہلا قدم بڑھایا تھا -

****

صبح بخیر بیگم۔۔،،،روبا کو صبح جلدی اٹھنے کی عادت تھی اسی لیے فجر کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھی تو دوبارہ سوئی ہی نہیں ویسے بھی اب اُسے نیند بہت کم آتی تھی۔جبکہ ایڈی کی صبح 12 سے پہلے نہیں ہوتی تھی ابھی بھی وہ اپنی روٹین کے مطابق ہی اٹھا تھا کہ روبا کو ٹی وی لونج میں بیٹھا دیکھ کر اُسے پکار بیٹھا-کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو کل رات ہمارا نکاح ہوا ہے بھول تو نہیں گئیں،،،روبا جو ایڈی کے خالص اردو سٹائل میں کہنے پر ایک دم سے مڑی تھی اُسے بلیک قمیص شلوار میں دیکھ اپنی جگہ فریز ہو گئی تھی-نہیں۔۔۔مجھے کیا ہونا ہے،،،روبا نے فوراً اپنی نظروں کا رُخ بدلا اور کچن میں چلی گئی-بلیک رنگ اُس کی گوری رنگت پہ جچ بھی تو اتنا رہا تھا-کیا لوگے بریک فاسٹ

میں،،،اپنے پیچھے قدموں کی آواز پہ اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ایڈی کچن میں ہی آ گیا ہے-

ہمم۔۔۔ صبح صبح اپنا بریک فاسٹ ٹیبل پہ سجا دیکھ مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ مشرق کے مردوں کو کام چور بنانے میں آپ جیسی ہستیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے،،، چونکہ روبا صبح سے اٹھ کر فارغ بور ہو رہی تھی اس لیے جو سمجھ میں آیا ایڈی کے لیے بریک فاسٹ میں بنا لیا- تمہاری اس بے تکی بات کا کیا مطلب سمجھو میں،،،روبا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے کی حرکت اور اُس پر ایڈی کی مسکرائٹ پر کوفت میں مبتلا تھی تڑخ کر بولی -

سمپل۔۔۔ ہم لوگوں کو اپنا کام خود کرنے کی عادت ہوتی ہے اس سے ہم کسی کے عادی نہیں ہوتے اور نا ہی سست جبکہ تم لوگوں کی طرف مردوں کو ہر کام اپنی بیویوں سے کروانے کی عادت ہوتی ہے اسی لیے وہ وقت سے پہلے بہت زیادہ ڈل ہو جاتے ہیں،،،ایڈی اپنی مسکرائٹ برقرار رکھتے بریڈ پر جیم لگاتا اب اُسے اپنے دانتوں سے کتر رہا تھا- دراصل بات یہ ہے کہ ہم مشرقی عورتیں اپنے مردوں کی بہت عزت کرتی ہیں اسی لیے ان کے بنا کہے ہر کام کر دیتی ہیں جبکہ تم فرنگی اس عزت کے لائق ہی نہیں ہوتے،،،روبا نے بھی ایڈی کی طرح مسکراتے اُسے جلانے کی کوشش کی-

ہاہاہا۔۔۔واقعی،،،ایڈی اُس کے انداز پہ مسکراتا اپنی آئی برو کو خم دیتا ایسے بولا جیسے کہہ رہا ہو کے اپنی بات ثابت کر سکتی ہو- تم بھی تو مشرقی عورت ہو تو پھر اپنے شوہر کو رات

خود سے کیوں محروم رکھا،،ایڈی کی بات نے منٹوں میں روبا کے چہرے سے
تپانے والی مسکرائٹ ختم کی اور وہ بنا کچھ کہے کچن سے نکل گئی -

****

کہاں گیا میں نے یہی تو رکھا تھا،،سیکنڈ میں آریان نے اپنا کمرہ الٹا کر دیا پر جو چیز وہ ڈھونڈ
رہا تھا وہ اُسے اب تک نہیں ملی تھی-یہ ڈھونڈ رہے ہو کیا،،دروازے کے بیچ و بیچ افنان
کھڑا اپنے بھائی کو گھور رہا تھا-ہاں۔۔۔یہ تمہارے پاس کیسے،،اپنا پاسپورٹ افنان
کے ہاتھ میں دیکھ آریان لینے کے لیے بڑھا-یہ سب کیا ہے آریان کس سے پوچھ کر تم
نے ویزے کے لیے اپلائی کیا،،افان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اُسکا بھائی بنا کسی کو بتائے
نیو یارک جانے کا ارادہ بھی کر سکتا ہے-تو کیا کروں تم سب کی طرح ہاتھ پہ ہاتھ
دھر کے بیٹھ جاؤ،،جب روبا کی طرف سے کوئی خیر خبر نہیں آئی تو آریان نے نیو یارک
جانے کی سوچی شاید وہاں جا کر کچھ معلوم ہو سکے-ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے
ہوئے اطہر کے فیملی فرینڈ وہاں پہ ہیں انشااللہ جلد ہی روبا ہمارے ساتھ ہو گی،،افنان
کے دوست کے جاننے والے اتفاق سے المیرا شہر میں ہی رہائش پزیر تھے جب روبا کے
بارے میں نجمہ حمید نے بتایا تھا کہ وہ بھاگ گئی ہے تو افنان سے سب سے پہلا کام اپنے

دوست کے ذریعے روبا کا پتہ لگانے کا ہی کیا تھا پر حیرت کی بات تھی کے روبا کے بھاگ جانے کی انھوں نے کوئی رپورٹ ہی درج نہیں کروائی تھی جو کہ وہاں کے قانون کے خلاف تھی۔جب افنان کو اس بارے میں علم ہوا تو اُس نے کسی کو بھی بتانے سے گریز ہی کیا گھر میں ویسے ہی اتنی ٹینشن تھی پر اُس نے وہاں پہ روبا کی تلاش کو جاری ہی رکھا تھا-آآآآمیرا سوچ سوچ کہ سر پھٹا جارہا ہے ناجانے وہ کس حال میں ہو،،،آریان اپنے بالوں کو نوچتا کرسی پہ بیٹھ گیا آج کل یہی سوچیں تو اُس کے سر پہ سوار رہتی تھیں- ہم اس ٹائم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں میرے بھائی کہ وہ غلط لوگوں کے ہاتھ نا لگ گئی ہو،،،افنان نے اُسے تسلی دیتے آخری کا فقرہ دل میں کہا -

****

بیوٹی ایک بات تو بتاؤ تم پاکستان کیوں جانا چاہتی ہو وہاں کی لائف بہت ڈل ڈل سی ہوتی ہے کوئی ڈیسپلن نہیں اوپر سے اتنی پولیوشن۔۔۔لوگ تو وہاں سے بھاگ کر یہاں آتے ہیں زندگی گزارنے،،،ان کی شادی کو ابھی صرف ہفتہ ہی ہوا تھا کہ ایڈی کو روبا کی عادت سی ہو گئی تھی وہ اپنی بہت سی مصروفیات کو صرف اُس کے اکیلے پن کے خیال سے ترک کر دیتا تھا ابھی بھی پاسپورٹ کی بات ہوئی تو ایڈی کا دل تھم سا گیا اسی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیے روبا کو روکنے کی ناکام سی کوشش کی- بات ساری یہ ہے ایڈی کے تم صرف ظاہر دیکھتے ہو کبھی باطن پہ بھی غور کیا کرو،،، روبا اپنا چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھتی سیدھی ہوتے ہوئے بولی- پہلی بات تو یہ کہ پاکستان کی لائف ڈل نہیں خوشیوں سے بھرپور ہے وہاں ایک گھر میں لوگ قید نہیں ہوتے بلکہ اپنے عزیز واقارب سے میل ملاپ کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں،،، روبا کے دماغ میں نجمہ حمید کے گھر میں قید ہوئے دن گھوم گئے- رہی بات ڈسیپلن کی تو ہم آزاد ملک کے باشندے ہیں آزادی سے ہی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں نا کہ ٹائم کی قید میں اب تمہاری دوسری بات کی طرف آتے ہیں پولیوشن سے متعلق۔۔۔ تو ایڈی صاحب مانا کہ ہمارے ملک میں آلودگی بہت ہے پر ہماری مٹی کی جو تاسیر ہے یہ چھوٹی موٹی سی آلودگی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی- یہاں تو ڈھونڈنے سے بھی مٹی نہیں ملتی وہاں کے لوگ اپنی مٹی کی بہت قدر کرتے ہیں یہ مٹی ہمیں مضبوط بھی بناتی ہے اور اس بات کا احساس بھی دلاتی ہے کہ ہم اسی سے بنے ہیں اور ایک دن اسی میں ہمیں ملنا ہے،،، روبا کے لہجے میں ایک فخر تھا اپنے ملک کے لیے پاکستان میں وہ ایک عام سی پاکستانی تھی پر اب اپنے ملک سے دور اُسے ملک کی قدر آئی تھی واقعی اپنا ملک اپنا ہی ہوتا ہے- رہی آپ کی تیسری اور آخری بات کہ لوگ وہاں سے یہاں آتے ہیں- ایڈی کبھی ان لوگوں کو قریب سے جاننے کی کوشش کریں

تو معلوم ہو گا کہ وہ اپنوں کی خاطر اپنوں سے دوری کاٹ رہے ہوتے ہیں اس امید پہ کہ ایک دن انھیں اپنوں کے پاس واپس جانا ہے،،،ایڈی روبا کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اپنوں سے دوری کا دکھ اُس کی آنکھیں نم کر گیا- پاکستان جانے کے بعد کیا تم مجھے یاد کرو گی،،،ایڈی نے اپنے دل کو کچلتے اپنی بیوٹی کو ان قید ہواؤں سے آزاد کرنے کا سوچ لیا تھا- اس کی اپنے ملک اور اپنوں سے محبت کو دیکھ ایڈی نے اپنے بڑھتے قدم موڑ لیے آج اُسے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کبھی بھی اُسے روک نہیں پائے گا کیونکہ وہ اُسے کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا چاہے اُس کے لیے اُسے اپنی خوشیوں کو کیوں نا مار نا پڑ جائے -

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کیا میں اندر آسکتی ہوں،،،افنان کے منع کرنے کے باوجود بھی آریان نیو یارک جانے کی تیاریوں میں لگا ہوا تھا- حریم تم۔۔۔آؤ،،،دروازے پہ حریم کو دیکھ کر آریان حیران ہوا کبھی وہ وقت تھا کہ وہ حریم کے گھر آنے پہ اُسے کے آس پاس رہنے کے بہانے ڈھونڈا کرتا تھا پر اب اُسے علم ہی نہیں ہوتا اُس کی آمد کا- میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی صرف اتنا پوچھنے آئی ہوں کہ تم نے منگنی سے منع کیوں کیا،،،حریم کا انداز دوٹوک تھا

جو آریان کو بہت کھلا۔ میں نے ابھی کرنے سے منع کیا ہے حریم،،، شمیم آرا ہو سپٹل سے تو آگئی تھیں پر ان کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی انھی کی خوشی کی خاطر سب بڑے آریان اور حریم کی منگنی کرنا چاہتے تھے کہ آریان نے سب کے سامنے جا کر روبا کی غیر موجودگی میں منگنی کرنے سے منع کر دیا۔ کیوں،،، حریم کو (منگنی ابھی نا کرنے بعد میں کرنے کی) آریان کی یہ تکرار بے تکی لگی۔ تم جانتی ہو روبا کے بنا!!!۔۔۔ تم مان کیوں نہیں لیتے کہ ہمیں اب اُس کے بنا ہی رہنا ہے،،، حریم کوشش کے باوجود بھی روبا کے نام کی پکار سے تنگ آ کر بول پڑی۔ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا ہم اُسے ڈھونڈ لیں گے،،، آریان نے اُس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔ کسے الو بنا رہے ہو آریان۔۔۔ یہ تم بھی جانتے ہو کہ اب روبا نہیں آئے گی وہ اُس انگریز کے ساتھ یہاں آنے کے لیے نہیں بھاگی،،، کسی ٹائم میں روبا حریم کی بہت اچھی دوست ہوا کرتی تھی پر اب اُس کے لہجے میں روبا کے لے کوئی نرمی ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔ مجھے حیرت ہے خود پر کہ میں کیسے تمہارا یہ روپ دیکھ نہیں پایا،،، حریم کی باتیں آریان کے اندر آگ لگا کر اُسے بھسم کر رہی تھی۔ حیرت تو مجھے بھی ہے اپنے آپ پر کہ میں کیسے دیکھ نہیں پائی کہ تمہاری اور روبا کی دوستی کس حد تک پہنچ گئی ہے،،، حریم کا وار آریان سے زیادہ تیز ثابت ہوا ابھی وہ صحیح سے بلبلا بھی نا پایا تھا کہ اُس کی اگلی بات نے آریان کے پرخچے

اڑا دیے۔ صحیح کہتی ہیں نانو روبا کا چال چلن بھی اپنی ماں ننن۔۔۔چٹاخ۔۔۔،،،نا تو آریان کو اُس سے ایسی بات کی امید تھی اور نا ہی حریم کو اُس کے تھپڑ کی کچھ پل کے لیے دونوں ہی اپنی جگہ پر ساکت رہ گئے۔تم اسی کے لائق ہو،،،آریان حریم پر حیرتوں کے پہاڑ گراتا کمرے سے چلا گیا ۔

****

یااللہ اب کیا کروں اس آندھی طوفان میں کہاں جاؤ،،اس موسم سے تو روبا کی جان جاتی تھی سونے پہ سہاگا ایڈی کا گھر بھی آبادی سے دور سکون کی خاطر جنگل کے بیچ و بیچ بنا ہوا تھا۔ایڈی بھی نا ایک نمبر کا بے حس انسان ہے خودتوکسی کے ساتھ موج مار رہا ہوگا اور یہاں میں اس قید میں چاہے خوف کے مارے مر جاؤ،،،کچھ دنوں سے ایڈی کی یہی روٹین ہو گئی تھی کہ وہ صبح کا گھر سے نکلا رات کو گھستا تھا پر آج تو حد ہی ہو گئی تھی بارہ بجنے والے تھے اور اُس کا دور دور تک کوئی پتا نہیں تھا۔کہاں تھے تم ابب۔۔۔۔رضا بھائی یہ اِسے کیا ہوا ہے،،،دروازے کے باہر کھٹکے کی آواز پر روبا دروازے کی اور بڑھی کہ ایڈی کو رضا کے ہاتھوں میں گرے دیکھ بیچ میں ہی رُک گئی۔ کچھ نہیں بس آج کچھ زیادہ ہی پی لی ہے اس نے،،،رضا اپنے ہاتھوں میں اُسے تھامتا

کمرے کی طرف مڑا۔بھائی کیا یہ شروع سے ایسا ہی ہے،،،رضا کو دس پندرہ منٹ لگے ایڈی کو شراب میں تر کپڑوں سے آزاد کروانے میں جبکہ روبا ٹی وی لاؤنج میں کھڑی ایڈی کی حالت کے متعلق ہی سوچ رہی تھی آج سے پہلے تو اُس نے ایڈی کو اتنا شراب میں دھت تو نہیں دیکھا تھا۔ہم اپنے ماضی میں کیسے تھے یہ معنی نہیں رکھتا معنی رکھتا ہے تو یہ کہ ہم اپنے حال میں کیسے ہیں اور ہمارے حال کو صرف ہم ہی نہیں سنورتے بلکہ ہمارا سنورنا اور بگڑنا ہم سے جڑے لوگوں کی وجہ سے ہوتا ہے،،،بے شک رضا نے روبا کی شادی ایڈی سے اُسے باحفاظت پاکستان بجھوانے کے لیے کی تھی پر کہیں نا کہیں اُس کے دل میں یہ بات بھی تھی کہ شاید ایڈی اپنی بیوٹی کی خاطر کچھ سدھر جائے پر اُسے کیا معلوم کہ روبا ایڈی کو اپنے دل کی کہنے کا موقع ہی نہیں دے گی۔بھائی آپ اس ٹائم۔۔۔مجھے جانا ضروری نا ہوتا تو میں یہاں ہی رُک جاتا،،،رضا کو گھر کے لیے نکلتا دیکھ روبا تھوڑا پریشان ہوئی اگر صبح ہونے تک ایڈی جاگ گیا تو وہ اُسے کیسے سمبھالے گی اُسے تو رضا کی موجودگی میں ہی اُس سے خوف آرہا تھا نشے میں کچھ کر بیٹھا تو۔۔۔تم فکر مت کرو یہ صبح تک اٹھے گا نہیں بالفرض اٹھ بھی جاتا ہے تو تم دروازہ لاک کر کے آرام سے دوسرے کمرے میں سو جاؤ ویسے بھی اس کو سمبھالنا تمہاری ذمہ داری تو نہیں،،،رضا کو روبا کی اتنی بے اعتباری دیکھ کر بہت دکھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا اُسے ان کی شادی کا فیصلہ غلط لگا روبا نے تو پاکستان جانے کے لیے شادی کی تھی اور وہ چلی بھی جائے گی لیکن ایڈی۔۔۔اُس کا کیا ہو گا وہ تو بلکل بکھر جائے گا کسی کی مدد کرنے کے چکر میں وہ اپنا آپ ہار رہا تھا-بیوٹی۔۔۔،،،رات کے آخری پہر روبا کو ایڈی کی ایک زوردار آواز آئی۔رضا کے کہنے کے باوجود روبا اپنے کمرے میں نہیں گئ تھی بلکہ ایڈی کے خیال سے ٹو سیٹر صوفے پہ ہی آڑی تیڑی لیٹ گئی-وہ بیوٹی ہے وہاں مجھے جانا۔۔،،،ایڈی اپنے بستر سے اٹھتا سامنے کی طرف گرتا پڑتا بھاگا جہاں فل سائیز گلاس ونڈو پوری کھولی ہوئی تھی-ابرا ہیمممم۔۔۔کہاں جارہے ہو وہاں کوئی نہیں ہے،،،اس سے پہلے کے ایڈی کھڑکی سے باہر گہری اور کانٹے دار کھائی میں گرتا روبا نے اُسے اتنی تیزی میں اپنی اور کھینچا کہ ایڈی پورا کا پورا روبا کے اوپر گر پڑا- ٹمم۔۔۔تو وہاں،،،روبا کو اپنے اتنے پاس دیکھ کر ایڈی کو یقین ہی نہیں آیا کہ وہ حقیقت ہے یا اُس کو خواب جو وہ ہر رات دیکھتا تھا-تم کہاں جارہی تھیں بیوٹی میں تمھیں نہیں جانے دوں گا اپنے پاس رکھوں گا،،،اپنے پاس اُس کی موجودگی کا یقین ہوتے ہی ایڈی نے اُسے اپنی مضبوط بازوؤں میں جکڑا کہیں اُسے کھو نا دے-ایڈی مجھے چھوڑو تمھارے منہ سے سمیل آرہی ہے،،،شراب کی بدبو روبا کے حواس گم کر رہے تھے پر ایڈی نا تو اس سے دور ہونے پر راضی تھا اور نا ہی چھوڑنے پر-تم نہیں جاؤ گی نا بولو نہیں جاؤ گی نا؟؟؟،،،اُس کا چہرا اپنے

ہاتھوں میں تھامے ایڈی بنا اُس کی بات سمجھے بس اپنی ہی کہے جا رہا تھا۔ایڈی ہوش میں آؤ مجھے ڈر لگ رہا ہے تم سے پلیز،،،روبا کو اُس سے اپنا آپ چھڑانا مشکل لگا وہ جتنا ایڈی کو خود سے دور کرتی اگلے ہی پل ایڈی اُسے اپنے اور قریب کر لیتا۔تم رو نہیں میں ہوں نا وہ حارث تمہیں اب تنگ نہیں کرے گا بہت مارا ہے میں نے اُسے،،،روبا کو جب کچھ سمجھ نا آیا تو آواز سے روتی ایڈی کی کمر پہ مکے مارنے لگی جس کا ایڈی کو زرا برابر بھی اثر نا ہوا۔ایڈی پلیز مجھے چھوڑو،،،روبا کو ایڈی میں اور ایک پاگل شخص میں کوئی خاص فرق نہیں لگ رہا تھا جو روبا کی سنے بنا صرف اپنی کہنے اور کرنے پر باضد تھا۔تم نے کہا تھا نا کہ مشرقی عورتیں اپنے مردوں سے بہت پیار کرتی ہیں تو تم مجھ سے کیوں نہیں پیار کرتیں،،،روبا کی جان ایڈی کے اگلے جملے سے خشک ہو گئی اس وقت تو اُس میں اتنی بھی سکت نا بچی تھی کہ وہ اس جنونی انسان کو روک سکتی۔بیوٹی تم پیاااا۔۔۔،،،نشے کا اثر تھا کہ ایڈی کی آواز آہستہ ہوتے ہوتے بالکل گم ہو گئی۔ایڈی کو نیند میں جاتا دیکھ روبا نے اُسے وہی زمین پہ لٹاتے کمبل سے ڈھانپہ اور خود کمرے سے نکل گئی -

****

اوففف میرا سر۔۔۔تم نے رات کم چڑائی تھی اسی لیے درد ہو رہا ہے تھوڑی سی اور پی

لو ٹھیک ہو جائے گا،،، روبا نے ہاتھ میں تھامی بوتل ایڈی کے آگے لہرائی۔ روبا نے ساری رات جاگتے سوچوں میں گزاری تھی لیکن اس بار اُس کی سوچوں کا محور ایڈی تھا- دوبارا اِسے ہاتھ بھی لگایا تمہیں جان سے مار دوں گا میں،،، ایک چھناکے کے ساتھ بوتل زمین پہ بکھر گئی- اور آج کے بعد اگر تم پی کر آئے تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گی ناہوں گی نا تم منہ مارنے یہاں وہاں جاؤ گے ،،، روبا بنا ڈرے ایڈی کو وارن کرتی مڑی- تم ہوتی کون ہو مجھے روکنے والی،،، بھلا ایسے انداز کی ایڈی کو کہاں عادت تھی روبا کا ہاتھ مڑوڑتے دیوار سے ایسے لگایا کہ اُس کے فرار کے راستے بند ہو گئے- تمہاری بیوی،،، ایڈی کو خود سے دور کرنے کی کوشش میں ہلکان اچانک روبا کے منہ سے نکلا- یہ رشتہ تمہیں رات کے ٹائم بھول کیوں جاتا ہے،،، ایڈی کا موڈ پل میں چینج ہوا روبا کے چہرے پہ آئی لٹ کو کھینچتے اُسے خود سے قریب کرتے بولا- کیونکہ تمہارے کرتوت ہی ایسے ہیں،،، روبا نے ایڈی کو زور کا دھکا دے کر دور کیا اور دروازے کی طرف دیکھ کر بولی جہاں ایک الٹرا ماڈرن بڑی سی لڑکی چھوٹے سے کپڑے پہنے کھڑی انھیں ہی گھور رہی تھی- ہائے ایڈی۔۔۔ مائے سوہیٹ ہارٹ مجھے رات تمہاری خراب طبعیت کا اندازہ ہی نہیں ہوا ابھی رضا سے معلوم ہوا تو میں اُسی کے ساتھ یہاں آگئی،،، ایڈی کے دیکھتے ہی علیزے بنا اجازت لیے کمرے میں آتے ساتھ ہی ایڈی کے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گلے لگ گئی-مائے لو کیسا محسوس کر رہے ہو اب،،،علیزے ایڈی کے چہرے پر اپنی بے تاب محبت بکھیرتی ایڈی کے ساتھ ساتھ روبا کے چہرے کو بھی سرخ کر گئی بس فرق صرف اتنا تھا کہ ایڈی کا چہرا شر مندگی کی وجہ سے لال ہو رہا تھا تو روبا کا غصے سے-کافی بہتر لگ رہا ہے مجھے تو،،،ایڈی کا روبا کے سامنے علیزے کے الفت بھرے انداز پہ جز بز ہونا رضا کو مزا دے گیا-میرے لیے ایک گلاس پانی لانا،،،روبا جو غصے کو کنٹرول کرتی کمرے سے جا رہی تھی علیزے کے آڈر پہ رو کی علیزے کا مقصد صرف روبا کو اُس کی اوقات (جو اُس کی نظروں میں تھی) وہ یاد دلانا تھا پر اس بات سے علیزے انجان کہ سامنے والی کوئی دبو قسم کی لڑکی نہیں بلکہ روبا تھی جس نے اپنے غصے اور زبان پہ کنٹرول کرنا سیکھا ہی نہیں تھا-تمہارے باپ کی نوکر نہیں ہوں۔۔۔خود پی لو،،،اس سے پہلے کہ ایڈی علیزے کو کچھ کہتا روبا ٹکا سا جواب دیتی کمرے سے نکل گئی-تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ بکواس کرنے کی،،،روبا کا ایڈی سے نکاح اور چوبیس گھنٹے اُسکے ساتھ موجودگی پہلے ہی علیزے کو تلملانے کے لیے کافی تھی کہ سونے پہ سہاگا اس کا انداز علیزے کو انگاروں پہ لوٹا گیا تیر کی طرح اُس کے پیچھے کمرے سے نکلی-تم جیسی کے سامنے بولنے کے لیے مجھے صرف ایک عدد زبان کی ضرورت ہے ہمت کی نہیں،،،روبا نے بہت تحمل سے جواب دیا-اُسے کیا ضرورت تھی غصہ کر کے اپنا بی پی

بڑھانے کی جب سامنے والا اُس کی مسکرائٹ سے ہی خاک ہو رہا تھا- مجھ جیسی سے کیا مطلب تمہارا مجھے کچھ کہنے سے پہلے اپنا آپ دیکھو جس سے مدد مانگی اگلے دن اُسے کے بستر پر۔۔۔چٹاخ،،،علیزے کی قینچی کی طرح چلتی زبان روبا کے ایک ہی تھپڑ سے بند ہو گئی- تجھ جیسی سے مراد جو صبح کسی کے ساتھ تو شام کسی کے ساتھ گزارتی ہے،،،،روبا نے ہاتھ کے ساتھ زبان کا وار بھی کیا جو کافی کار گر ثابت ہوا-

چٹاخ۔۔۔ تجھ جیسی جو مسلمان عورتوں کے نام پہ ایک کالا دھبہ ہے،،،علیزے ایک تھپڑ سے سنبھلی نہیں تھی کہ روبا نے ایک اور رکھ کر دیا-چٹاخ۔۔۔ تجھ جیسی جو مردوں کو غلاظت کی راہ پر لے جاتی ہے،،،نکاح کے بعد جب روبا علیزے سے ملی تو اُسے اس کے انداز کچھ عجیب سے لگے جس کا ذکر اُس نے رضا کے سامنے سرسری سا کیا وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ وہ کہیں سے بھی مسلم نہیں لگتی تھی لگتا تو اُسے ایڈی بھی نہیں تھا پر وہ مرد تھا معاشرے کے مطابق صحیح تھا با قول رضا کہ علیزے نفس کے بے لگام گھوڑے پہ بھاگتی ایک گمراہ لڑکی ہے جسے اپنے گرد نا محرم کا وجود سکون دیتا ہے ایک وقتی سکون۔۔۔اس کے لیے صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے- یار رِضا اِسے روک،،،ایڈی کو ٹینشن ہوئی علیزے کے مار کھانے کی نہیں بلکہ بیوٹی کی کہیں علیزے پولیس میں کمپلین نا کروا دے- رہنے دے یار اللہ اللہ کر کے تو یہ دن مجھے

دیکھنا نصیب ہوا ہے۔۔۔سچ میں میری بڑی خواہش تھی تیری ایٹم کی اس طرح ٹھکائی کرنے کی پر عورت سمجھ کر ہر بار دل مسوس کر رہ جاتا تھا،،،رضا نے ایڈی کو کندھوں سے قابو کیا جو اُس کے خیال میں علیزے کو بچانے جا رہا تھا- یار وہ اتنی بُری طرح سے مار رہی ہے اُسے کہیں کچھ گڑبڑ نا ہو جائے،،،ایڈی جب خود کو نا چھڑوا پایا تو رضا کو سمجھانے لگا- میں نے کہا تھا نا مشرقی عورت دو سیکنڈ میں نشہ اتار دیتی ہے بس تو یہی سمجھ علیزے کے سر سے تیرا نشہ اتار رہی ہے روبا،،،رضا فل انجوئیمنٹ کے موڈ میں تھا اپنی بات یاد کرواتا دانتوں کی نمائش کرنے لگا- کمینے تو نے منہ اور زبان کی بات کی تھی ہاتھوں کی نہیں،،،ایڈی کو اُس کا کہا ایک ایک لفظ یاد تھا اُس کی تو صیح کرنے لگا- خیریت ہے رات تیرا نشہ بھی کہیں ہاتھوں سے تو نہیں اترا،،،رضا ایڈی کے کندھے چھوڑ اُس کے چہرے کا جائزہ لینے لگا- ایڈی۔۔۔،،،علیزے کی نڈھال سی آواز نکلی جو کہ روبا کے آخری تھپڑ سے بیچ میں ہی دم توڑ گئی- آج کے بعد اگر غلطی سے بھی ایڈی کے آس پاس نظر بھی آئیں تو میں۔۔۔یہ تمہارا سوئیٹٹٹ سا چہرا سچ میں سوئیٹ بنا دوں گئی،،،روبا علیزے کے سوجے ہوئے چہرے کو جھٹکا دیتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی -

****

یہ کیا طریقہ ہے کسی کو ٹریٹ کرنے کا کیا تمہارے ہاں یہی مار دھاڑ سکھائی جاتی ہے،،، دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھول ایڈی اندر آیا اور روبا سے بحث کرنے لگا جو بھی تھا روبا کو اُس کے ساتھ اتنا وائیلنٹ نہیں ہونا چاہیے تھا۔روبا کے کمرے میں بند ہوتے ہی ایڈی اور رضا علیزے کی طرف بڑھے جو بالکل بیہوش ہونے کے قریب تھی ہوسپیٹل لے جانے کے بجائے وہ دونوں علیزے کو اُس کے گھر لے گئے وہ تو شکر تھا کہ علیزے کی فیملی آؤٹ اوف کنڑی تھی نہیں تو ایڈی اور رضا کو بہت پروبلم ہو جاتی۔ نہیں ہمارے ہاں یہ سب کچھ نہیں سکھایا جاتا پر سیکھانا چاہیے جو عورت کسی کے شوہر کو پھنسائے اُسکی اچھی سی دھلائی ہو اور جو مرد کسی اور عورت کے چکر میں پڑے اُسے تو بیوی الٹا کر کے مارے،،، ایڈی تو بیوٹی کی اچھی خاصی کلاس لینے کے موڈ میں آیا تھا پر اس کے انداز اور باتیں اُس کا دماغ بھک سے اڑا گئی۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئی جانتی ہو اسلام میں شوہر کا کیا مقام ہے بے وقوف عورت،،، ایڈی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بیوٹی کو دو لگا دے جسے کسی بات کا اثر تو دور اپنی غلط حرکت پہ افسوس بھی نہیں تھا۔ بے شک وہ اسلام سے بہت دور تھا پر اتنی تو اُسے نولیج تھی کہ شوہر کا اسلام میں مقام بہت زیادہ ہے۔ تم مردوں کو اسلام کے متعلق صرف دو ہی باتیں کیوں یاد رہتی ہیں ایک یہ کہ شوہر کا مقام بہت اونچا ہے اور دوسرا مردوں کو چار شادیوں کی اجازت

ہے کبھی عورت کے حقوق پہ بھی غور کر لیا کرو،،،روبا فل فام میں عورتوں کے حقوق کے لیے لڑنے کھڑی ہو گئی۔اگر عورت ہی اپنا حق لینے سے پیچھے ہٹ جائے تو پھر،،،ایڈی کی بات روبا کو فوراً اپنے غلط بول جانے کا احساس دلا گئی۔ان کے نکاح کو پندرہ دن ہونے والے تھے مگر ایڈی نے ایک بار بھی اس رشتے کے حوالے سے کوئی تکازہ نہیں کیا تھا وہ جس قسم کا انسان تھا(روبا اُسے جیسا سمجھتی تھی)اُسے اپنے حق کے لیے کسی تکازے کی ضرورت نہیں تھی روبا جو بھی نام دیتی پر حقیقت یہ تھی کہ نکاح کا مقدس رشتہ تو ان کے بیچ میں قائم تھا۔جسے مغربی ہواؤں میں پرورش پانے والا ایک آوارہ مزاج لڑکا تو سمجھ گیا تھا پر مشرق کی بیٹی اپنوں کی یادوں میں پھنسی اُس رشتے کو فراموش کر بیٹھی تھی۔

****

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا جو یہ سب بکواس کر آئی ہو تم کیا میں نے تمہیں یا سب کچھ سکھایا ہے،،،فاطمہ بیگم (حریم کی مما) حریم پر برس رہی تھیں جو سب کی موجودگی میں آریان سے شادی پر منع کر آئی تھی۔مما شادی کے لیے ہاں یا نا کرنا میرا حق ہے اگر میں نے آریان کے لیے انکار کیا ہے تو اِس میں غلط ہی کیا ہے،،،حریم کا لہجہ افسوس

سے آری تھا-غلط تمہارا طریقہ ہے،،، کبیر فاروقی جو کافی دیر سے اپی بیٹی کے بچپنے پر آپنا غصہ کنڑول کر رہے تھے آخر بول ہی پڑے-مجھے لگا کہ آپ میری بات نہیں سنے گے اس لیے میں نے۔۔۔جب ہم نے تم سے تمہاری مرضی پوچھی تھی تو نے ہاں کیوں کی تھی،،، کبیر فاروقی نے حریم کی بے تکی بات کو پورا ہی نہیں ہونے دیا-پاپا مجھے اُس وقت احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ میرے لیے صحیح نہیں ہے،،، حریم کی منمناتی آوازز ابھری-بیس دن کے اندر اُس میں ایسے کون سے کیڑے نظر آگئے تمہیں جو خود بڑی بن کر سب کو نا کہہ آئیں جواب دو مجھے،،،ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی لاڈوں میں پالی بیٹی کا حشر بگاڑ کر رکھ دیں جس نے آج اُنھیں سب کے سامنے زلیل کر دیا تھا-پاپا وہ ایک نمبر کا دھوکے باز انسان ہے مجھے یہ لگتا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے میری پرواکرتا ہے پر یہ سچ نہیں وہ تو روبا ااا،،، جس باپ نے آج تک غصے کی نگاہ نہیں ڈالی تھی آج حریم پر وہ چیخ رہا تھا یہی وجہ تھی کہ حریم سے بات پوری ہی نا ہو پائی اور وہ رونے لگی-تمہیں رونے کو نہیں کہا میں نے پورا کرو اپنا جملہ کیا روبا،،،اس کے آنسوؤں کا کبیر فاروقی پر کوئی اثر نا ہوا-وہ روبا سے محبت کرتا ہے یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگنگ۔۔۔چٹاخ،،، بچپن سے ہی وہ روبا کے ساتھ سب کا نارواسلوک دیکھتے آرہے تھے پر اُنھیں اس بات کی خوشی تھی کہ ان کی بیٹی کے دل میں نا صرف روبا کے

لیے ہمدردی تھی بلکہ وہ روبا کی خاطر اکثر اپنی نانی کو بھی ٹوک دیتی تھی پر آج انھیں اپنی تربیت پر افسوس ہوا ان کی بیٹی بھی عام سی ہی نکلی ایک شکی بیمار ذہنیت کی عورت جسے نا تو اپنی دوستی پر بھروسہ تھا اور نا ہی محبت پر۔دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا جوان بیٹی پہ کوئی اس طرح ہاتھ اٹھاتا ہے،،، بڑے ابا نے اپنے داماد کو ڈانٹتے فوراً حریم کو گلے لگایا جو ماں کے ساتھ لگی کپکپا رہی تھی۔ بابا کیا جوان بیٹی باپ کا سر اس طرح جھکاتی ہے،،، کبیر فاروقی کی آنکھوں میں بے اعتباری تھی جو حریم کے لیے تھپڑ سے زیادہ تکلیف دہ تھی۔وہ انجان ہے بیٹا،،، بڑے ابا کا لہجہ بہت دھیما تھا۔رشتے صفائیوں اور حقیقتوں سے نہیں اعتبار اور بھروسے سے بنتے ہیں بابا۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ میری بیٹی نے کبھی آریان پہ بھروسہ ہی نہیں کیا،،، حریم کبھی بڑے ابا کی شکل دیکھتی تو کبھی اپنے ماں باپ کی تاکہ ان کے درمیان چل رہی بات کا مطلب سمجھ سکے آخر ایسی کیا بات تھی جو اُسے نہیں معلوم تھی۔تم نے اپنے پاؤں پہ خود کلہاڑی ماری ہے جس کا کیا تم ساری زندگی بھگتو گی۔۔۔اب میں کسی سڑک چھاپ سے تو تمہارا رشتہ کروا دوں گا پر آریان سے نہیں،،، کبیر فاروقی کہہ کر رکے نہیں گھر سے ہی باہر نکل گئے۔نانو یہ پاپا۔۔۔روبا آریان کی بہن ہے حریم بچے،،،، بڑے ابا کی بات حریم کے لیے کسی دھماکے سے کم تھی۔رضائی بہن،،، امینہ اور رضا احمد خود تو اس دنیا سے جلدی چلے گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے پیچھے اپنے گھرانے کو ایک دوسرے سے لڑوانے کے لیے چھوڑ گئے بیٹے کی موت کا ذمہ دار شمیم آرا نے الاعلان امینہ اور اُس کے گھر والوں کو ٹھہرایا تھا اسی لیے امینہ کی فوتگی پر اسکے بہن بھائیوں نے بہت ہنگامہ کیا بات پولیس تک پہنچ گئی اس ساری بھگدھڑ میں کسی کو بھی ایک دن کی روبا کا خیال نہیں آیا جو رورو کر ہلکان ہو گئی تھی فاطمہ فاروقی کسی کام سے کمرے میں آئیں تو روبا کو ہلکان دیکھ کر فوراً فرح بھابھی کو بلا لائیں جن کے پیچھے بڑے ابا اور کبیر فاروقی بھی کسی انہونی کے ڈر سے ساتھ ہی چلے آئے روبا کے بھوک کی تڑپ دیکھ کر بڑے ابا کی اجازت سے فرح شکیل نے اُسے اپنی اولاد کی خوراک کا حصے دار بنا دیا پر یہ بات ناتوا اپنی ساس کو پتا لگنے دی اور نا ہی شوہر کو ہاں یہ سچ ہے کہ انھوں نے اپنے دونوں بیٹوں کے دماغ میں بچپن سے ہی یہ بات بیٹھا دی تھی کہ روبا ان کی بہن ہے جیسے صباح پر یہ بات ناتوان کی ساس کو نظر آئی اور نا ہی حریم کو-نانو یہ سسس۔۔۔،،، حقیقت ایسی جان لیوا تھی کہ حریم برداشت ہی نا کر پائی اور فاطمہ فاروقی کے ہاتھوں میں ڈھیر ہو گئی -

****

ایڈی ہم کہاں جارہے ہیں،،، خوشی روبا کے لہجے سے جھلک رہی تھی آج صبح ہی تو ایڈی

نے اُسے پاسپورٹ بن جانے کی خوش خبری سنائی تھی۔روبا کے تو پاؤں ہی زمین پہ نہیں ٹک رہے تھے-تمہاری ان آلودہ ہواؤں سے رہائی کا پروانہ لینے،،،روبا جتنی خوش تھی ایڈی اتنا ہی افسردہ۔یہ سوچ کہ کل وہ اُس کے ساتھ نہیں ہو گی ایڈی کو ایک بے نام سی خاموشی گھیرے ہوئے تھی-تم پاگل تو نہیں ہو گئے اس ٹائم کون سا پاسپورٹ آفس کھلا ہوتا ہے اور تم نے صرف وہاں جانے کے لیے مجھے اتنا تیار کروایا،،،ایڈی کی بات سمجھنے میں روبا کو سیکنڈ لگے حیرت سے کہتی اپنی کپڑوں کی طرف اشارہ کیا نیٹ کی بلیک میکسی اتنی لمبی تھی کہ اُس کی بیک کا حصہ زمین کے کافی حصے کو سلامی پیش کر رہا تھا بوٹ گلا جس پر خوبصورت سا ہار اس کی خم دار گردن کو نمایا کر رہا تھا بالوں کو برائیڈل جوڑے کی طرح سیٹ کیے وہ آج واقعی ایڈی کی بیوٹی لگ رہی تھی۔پر حیرت کی بات تھی آج چاہ کر بھی ایڈی اُس کی طرف دیکھ نہیں پا رہا تھا اگر دیکھ لیتا تو جان جاتا کہ اُس کی بیوٹی کی آنکھوں میں اُس کے لیے ایک الگ ہی تعصور تھا -

****

ایڈی تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو جانتے ہو نا یہاں پر میرے ساتھ،،،،روبا جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی آیڈی کو گاڑی کنگ بار کے سامنے روکتے دیکھ کر تیزی

سے بولی۔یہی وہ جگہ ہے بیوٹی جہاں میں تم سے پہلی بار ملا تھا اور میں جدا بھی تم سے اسی جگہ ہو نگا،،،،ایڈی دل میں سوچتا گاڑی سے اترا-ڈرو مت تم میرے ساتھ ہو ہو میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا،،،،ایڈی نے روبا کے ہاتھ کو تھامااور بار کے اندر چلا گیا۔یہ تو بالکل خالی ہے،،،اندر جاتے ساتھ ہی روبا کو حیرت ہوئی جہاں قدم رکھنے کی جگہ نہیں تھی آج وہی بار خالی پڑا تھا پر ایک چیز جو سیم تھی وہ تھا اندھیرا۔روبا جب حارث کے ساتھ آئی تھی تب بھی اندھیرا تھا اور آج بھی-ایڈی مجھے تم دیکھ نہیں رہے کہاں ہو تم،،،روبا اپنے پیچھے آتے ایڈی سے پوچھنے کے لیے مڑی پر وہاں اُسے اندھیرے کے کچھ نظر نا آیا بار کا گیٹ کھلنے سے جو روشنی آرہی تھی وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔ایڈی کا اپنے ساتھ نا ہونا روبا کو حراس کر گیا-ایڈی پلیز مزاق بند کرو میرے ساتھ نہیں تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی،،،روبا کی آواز بھرا گئی تھی خوف کے مارے اُسے کچھ اور نا سوجا تو گیٹ کی طرف بھاگتی ایڈی کو آوازیں دینے لگی پر جیسے ہی اس نے ایڈی کا نام پکارا ایک ایک کر کے گیٹ سے لائیٹس آن ہوتی ڈانس فلور پر جا کر رُک گئی جہاں ایڈی کھڑا اپنی بیوٹی کی بے تاب پکار سن رہا تھا-ایڈی۔۔۔،،،اُسے دیکھ کر روبا کی جان میں جان آئی-میں نے کہا تھا ڈرو مت میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا،،،ایڈی کا لہجہ مضبوط تھا-کیا بیوٹی اپنے بیسٹ کے ساتھ ڈانس کرنا پسند

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرے گی،،،ایڈی نے مسکراتے ہوئے روبا کو پیشکش کی جسے بنا کسی پریشانی کے روبا نے مان لی۔کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ سکتی ہو،،،ایڈی ہائیٹ سونگ پر روبا کو اپنے ہاتھوں میں گول گول گھومتے ایک دم سے بولا۔یہ جگہ اتنی خالی کیوں ہے،،،روبا اپنی حیرت کو الفاظ دے گئی۔کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میری بیوٹی کسی کی موجودگی سے پریشان ہو اسی وجہ سے خالی کروا دیا بار،،،ایڈی نے آسان سے جملہ میں اپنی بات سمجھائی جبکہ میری بیوٹی کہنے پہ نا چاہتے ہوئے بھی روبا کی نظریں جھک گئی تھیں ایڈی کا ہر ایک لفظ روبا کا دل دھڑکا رہا تھا پر وہ اپنی یہ حالت ایڈی سے چھپائے ہوئے تھی۔تم نے کہا اور انھیں نے مان لیا،،،روبا اور کسی بات پہ ایک بار میں یقین کر لے ہو ہی نہیں سکتا۔ہمم۔۔۔یہ بار میری ملکیت ہے اسی لیے ایک بار میں ہی مان گئے،،،ایڈی کے بتانے پر روبا ڈانس کرتے ایک دم سے روک گئی۔یہ تمہارا بار۔۔۔یعنی کہ تم یہاں کے مالک ہو۔۔۔اسی لیے اُس دن تمہارے آتے ہی فلور خالی ہو گیا تھا،،،روبا کو وہ وقت یاد آگیا جب لڑکوں سے بچتی روبا آیڈی سے جالگی تھی تب ایڈی نے اُسے گھوماتے ڈانس کرنا شروع کر دیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے فلور خالی ہو گیا تھا۔لوگ اس لیے فلور سے نہیں اترے تھے کہ اس بار کا مالک ان کے سامنے تھا بلکہ اس لیے فلور خالی کیا تھا کہ میں پہلی بار کسی لڑکی کے ساتھ کپل ڈانس کر رہا تھا،،،ایڈی جب بھی اس بار میں آتا تو بہت سی

لڑکیوں کی ڈانس کی پیشکش کو ریجکٹ کر دیتا زیادہ تر اُس کا فوکس پینے پیلانے تک ہی رہتا تھا۔علیزے کے اتنے پُرانے ساتھ میں بھی ایڈی نے کبھی اُس کے ساتھ کپل ڈانس نہیں کیا تھا یہی وجہ تھی کہ سب حیران ہوتے فلور چھوڑ گئے تھے-حارث اس بار کا بہت پرانا کسٹمر تھا اور دوسروں کی طرح ایڈی کو اچھے سے جانتا تھا اسی لیے موقعے کا فائدہ اٹھاتا روبا اور ایڈی کی تصویریں ثبوت کے طور پر کلیک کرتا گیا تاکہ آگے جا کر روبا اگر کوئی پروبلم کریٹ کرے تو وہ آسانی سے اُسے بلیک میل کر سکے-کیا ہوا روبا تم رو کیوں رہی ہو،،،وہ وقت روبا کو رولا گیا کتنا بُرا ٹائم گزارا تھا اُس نے یہاں سے جانے کے بعد حارث کی وہ مار جس کی تکلیف آج بھی اکثر اُسے راتوں کو ڈرا دیتی، ممانی کا سچ یا پھر اپنی ہی دادی کی نفرت جس کی وجہ سے وہ یہاں پھنس گئی تھی-مجھے اس جگہ سے نفرت ہے ایڈی تم مجھے لائے بھی تو کہاں یہاں جس سے میری صرف تکلیف دہ یادیں جڑی ہیں،،،روبا کے برستے آنسو ایڈی کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہوئے-جگہ غلط نہیں ہوتی لوگ غلط ہوتے ہیں بیوٹی۔۔۔تمہیں اس جگہ سے نفرت ہے کیونکہ تم نے یہاں بہت کچھ سہہ پر مجھے اس جگہ سے محبت ہے۔۔۔اس جگہ جہاں ہم پہلی بار ملے،،،ایڈی نے روبا کے آنسو پونچھتے فلور کے ایک کونے پر اشارہ کیا جہاں پھولوں سے دل بنایا گیا تھا۔دماغ پر زور ڈالتے روبا کو یاد آیا بالکل اُسی پوائنٹ پہ ہی روبا اور ایڈی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹکرائے تھے۔تم جانتی ہوں میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں،،،روبا کا چہرا اونچا کرتے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ایڈی نے پوچھا جہاں انجان ہونے کی تحریر آسانی سے پڑھی جاسکتی تھی۔کیونکہ کل یہ خوبصورت عمارت گرنے والی ہے۔۔۔میں یہ بار تڑوار ہا ہوں،،،ایڈی کی بات روبا کے لیے کسی شاکٹ سے کم نہیں تھی۔اتنا تو اُسے بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ایڈی کو یہ بار بہت نفع دیتا ہے تو پھر وہ یہ بے وقوفی کیوں کر رہا تھا۔پر تم یہ۔۔۔صرف تمہارے لیے بیوٹی۔۔۔یہاں حارث جیسے بہت سے لوگ ہیں جن کے جھانسے میں روبا جیسی معصوم ناچاہتے ہوئے بھی پھنس جاتی ہیں پر یہاں ایڈی جیسا کوئی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جو اپنی بیوٹی کی خاطر سب کچھ لُٹادے،،،ایڈی کی بات روبا کو سن کر گئی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اُس جیسا کوئی روبا کو دوسرا نہیں ملے گا۔۔۔پر اب روبا کو کسی دوسرے ایڈی کی ضرورت بھی نہیں تھی اُس کے لیے یہ پاگل دیوانہ سا ایڈی ہی کافی تھا بس صرف اُسے یہ بتانا باقی رہ گیا تھا۔

****

افنان کہاں جارہا ہے اتنی تیزی میں،،،آریان جیسے ہی گھر میں داخل ہوا افنان کو باہر کی طرف بھاگتا دیکھ اُسے روکنے لگا۔میں تجھے آکر بتاتا ہوں ابھی ایمرجنسی ہے،،،حریم کا

روبا کو وجہ بنا کر آریان کے لیے انکار کرنا کسی سے چھپا نا رہ سکا کچھ ایسی ہی باتیں شمیم آرا کے کانوں تک بھی پہنچی پر فرح شکیل کی سچائی نے انھیں اپنی ہی نگاھوں میں گرا دیا تھا امینہ (روبا کی ماں) سے بلاوجہ کی نفرت نے انھیں اپنی پوتی سے دور کر دیا تھا وہی پوتی جسے آج تک خود سے گلے نہیں لگایا جسے اپنے پوتے سے دور رکھنے کے لیے بنا سوچے سمجھے پرائے دیس بھیج دیا اب وہی پوتی نظروں کے سامنے نہیں تھی تو اُس کی یاد اور اپنی نفرت شمیم آرا کو مارے جا رہی تھی یہی وجہ تھی کہ شمیم آرا کی طبعیت سمبھلنے کے بجائے اور بگڑ گئی۔"تو مجھے بتا تو دے تُو جا کہاں رہا ہے۔۔۔دادی تو ٹھیک ہے نا؟"

آریان صبح سے ہوسپیٹل میں خوار ہوا ابھی گھر پہنچا تھا کہ افنان کا عجلت میں گھر سے نکلنا اُسے پریشان کر گیا پہلا خیال دادی کا ہی آیا اسی لیے اُس کے پیچھے بھاگا۔"میں تجھے کہہ تو رہا ہوں۔۔۔ نہیں تو پہلے مجھے بتا"افنان کے ٹالنے پر آریان بضد ہوا۔"روبا کو لینے"افنان سے ایسی کسی بات کی توقع آریان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی بنا کچھ بولے حیرت سے اُسے دیکھتا رہا۔"مجھے صبح اس نمبر سے میسج آیا تھا (رات 11 بجے روبا کی فلائیٹ ہے وقت پر پہنچ جانا) پر میں نے جب اس نمبر پر کال کی تو کسی نے رسیو نہیں کی" صبح اٹھتے ساتھ ہی افنان کو ایک نمبر سے یہ میسج موصول ہوا اور وہ سارا دن اسی نمبر کی انفورمیشن کے لیے بھاگ دوڑ میں رہا پر کسی سے کچھ معلوم نا ہو سکا۔افنان نے کسی کو

اس بارے میں نہیں بتایا تھا ہو سکتا ہے کہ یہ میسج فیک ہو اسی لیے وہ اکیلا ایر پورٹ جانا چاہ رہا تھا پر آریان کے مجبور کرنے پر اُسے بتانا پڑا- 11 بجنے میں ابھی کافی ٹائم ہے ہم وقت پر پہنچ جائیں گے،،، آریان کہتے ساتھ ہی تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بھاگا اور اُسے اسٹارٹ کرتا افنان کے پاس لے آیا اتنے دنوں کے بعد توروبا کی طرف سے کوئی امید بندھی تھی جسے وہ توڑنا نہیں چاہتا تھا بنا وقت ضائع کیے گاڑی کو ایر پورٹ کی طرف فل سپیٹ سے لے گیا -

****

NEW ERA MAGAZINE.com

واہ کیا جوڑی ہے ونڈر فل،،، اپنے پیچھے سے آتی تالی کی آواز پر روبا اور ایڈی جو ایک دوسرے سے کچھ کہنے کی کشمکش میں تھے ہوش میں آتے ایک دم سے مڑے- تبھی تو میں سوچوں کہ ایک اکیلی انجان لڑکی اتنے دن تک کیسے ان آوارہ فضاؤں میں سانس لے سکتی ہے پر اب معلوم ہوا تمہاری سانسیں ایک پر وانے سے جو جڑ گئی ہیں،،، کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے حارث روبا اور ایڈی کو نفرت سے گھور رہا تھا- میں تو تمہیں بہت سیدھی، معصوم سی ایک پردہ دار لڑکی سمجھے ہوئے تھا پر تم تو یہاں کی ایک کال گرل سے بھی۔۔۔ چٹاخ۔۔۔،،، حارث جو روبا کی ذات کے پرخچے اڑانے میں

لگا ہوا تھا ایڈی سے تھپڑ کھاتا ٹیبل پہ جا گرا- تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوٹی کے بارے میں اتنی بکواس کرنے کی،،،ایڈی کہتے ساتھ ہی حارث پہ ٹوٹ پڑا- تمہارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں میں جیسے چاہے بات کروں یہ میری منگیتتتت۔۔۔۔چٹاخ،،،حارث کو دوبارہ منہ کھولتے دیکھ ایڈی نے اس کا منہ بند کرنا چاہا-بیوی ہے وہ میری۔۔۔صرف میری ہے وہ۔۔۔ایڈی کی بیوٹی،،،ایڈی کی مار سے زیادہ حارث کو اس بات نے تکلیف پہنچائی تھی وہ اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا تاکہ اُسے دوبارہ اپنی قید میں کر کے اُس سے اپنی تکلیف کا بدلا لے سکے پر وہ سب اب اُسے پانی ہوتا نظر آ رہا تھا- بول اب کیوں تو نے روبا اور میری پیک بنائی کیوں لایا تھا تو اُسے یہاں پر۔۔۔بول،،،ایڈی نے اچھی خاصی ٹھکائی کی تھی حارث کی اسے دیکھ کر کیا کچھ نہیں نگاھوں میں گھوما تھا ایڈی کے۔بیوٹی کے آنسو جو خود پہ گڑی لوگوں کی گندی نظروں سے نکل آئے تھے لاوارثوں کی طرح بیوٹی کا سڑک پہ پڑا ہونا اور حارث کی مار کے وہ نشان جو اپنی بیوٹی کو ہوش میں لاتے ہوئے خود ایڈی نے اُس کے ہاتھوں اور گردن پہ دیکھے تھے-تاکہ میں اُس سے پیسہ کما سکوں،،،حارث کی بات سے روبا کو خود سے گھن آئی وہ ایک مسلمان لڑکا ہو کر اپنی ہی منگیتر کا سودا کرنے چلا تھا کیا اُس کی نظر میں عورت صرف پیسے کمانے کا ذریعہ تھی روبا کے دل میں حارث کے لیے پیار

کا جزبہ تو پہلے بھی نہیں تھا پر آج اُسے اس سے نفرت ہو رہی تھی شدید نفرت-اس بار میں ایسے بہت سے لوگ آتے ہیں جن کی ڈمانڈ پر لڑکیاں سپلائے کی جاتی ہیں میں روبا کو بار انھی لوگوں کو دیکھانے کے لیے لایا تھا پر بیچ میں تم آ گئے۔ تمہاری اور روبا کی ڈانس کی تصویریں بھی میں نے اسی لیے لیں تھیں کہ بعد میں میں روبا کو بلیک میل کر سکوں۔اس کے بھاگ جانے کے ڈر سے میں نے اس کا پاسپورٹ بھی جلا دیا جس کے بنا یہ کبھی بھی پاکستان نہیں جا پاتی پر یہ (۔۔۔گالی) مجھے مار کر بھاگ گئی،،،روبا کو گالی دینے پر ایڈی حارث کو ایک لگانے کے لیے بڑھا پر بیچ میں آتے پولیس آفیسر نے ایڈی کو روک لیا- کول ڈاؤن مسٹر ایڈی آپ کا کام اب ختم آ گے ہم اس سے ساری انفورمیشن لے لیں گے ہمارے ساتھ کوپریٹ کرنے کے لیے شکریہ،،،پولیس کی بھاری نفری کو بار کے گیٹ سے اندر آتا دیکھ نا صرف حارث بلکہ روبا بھی گھبراتی ایک دم ایڈی سے آ لگی- آفیسر کیا اب میری وائیف پاکستان واپس جا سکتی ہیں،،،خوف کی وجہ سے سہمی روبا کو اپنے ساتھ لگائے ایڈی نے ایک سینیر آفیسر سے کہا- کیوں نہیں مسٹر ایڈی میں کل ہی ان کا پاسپورٹ اپروول کر دوں گا ہمیں اِن کے پاسپورٹ گھمنے کا ریزن مل چکا ہے اب یہ یہاں سے کہیں بھی جا سکتی ہیں،،،وہاں کے قانون کے مطابق اگر کسی شخص کا پاسپورٹ گھم جائے تو نیا بنوانے کے لیے ان لوگوں کی تصدیق

چاہیے ہوتی ہے جو اُس شخص کو نیویارک میں لائے۔اسی لیے ایڈی نے پولیس کو اعتماد میں لے کر روبا کے بارے میں ساری بات بتا کر ان سے مدد مانگی تھی- سر کل نہیں آج بلکہ ابھی۔۔۔کچھ دیر بعد میری وائیف کی پاکستان کی فلائیٹ ہے،،،ایڈی کی بات پر روبا نے سر کو اٹھاتے ایڈی کو انجان نظروں سے دیکھا یعنی اُس نے اُسے اپنے سے دور کرنے کا فیصلہ بھی کر لیا اور اُسے بتایا بھی نہیں-او کے مسٹر ایڈی آپ ایر پورٹ جائیں وہاں آپ کی وائف کا پاسپورٹ پہنچ جائے گا،،،آفیسر ایڈی سے ہاتھ ملاتا حارث کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لے گیا- سر یہ آپ کی ڈِیسک،،،روبا کی بے چین نظروں کو جھٹلاتا ایڈی ویٹر کی طرف متوجہ ہوا-یہ لو روبا پاکستان میں تمہیں اس کی ضرورت پڑے گی،،،ایڈی کے منہ سے بیوٹی کے بجائے اپنا نام سننا روبا کو تکلیف دہ لگا پر چاہنے کے باوجود بھی وہ کچھ بول ناپائی-ڈرائیور میم کو ایر پورٹ چھوڑ آؤ،،،جب روبا نے اپنا ہاتھ آگے نا بڑھایا تو مجبوراً ایڈی کو ڈیسک روبا کے کلچ میں رکھنی پڑی۔ایڈی نے اپنے ہاتھوں سے اُس کے بالوں کو ناصرف پینوں کی قید سے آزاد کیا بلکہ اپنے کوٹ کو روبا کے وجود پہ لپیٹے اُسے ڈھانپا اور اُس کی نگاھوں کی تحریر کو پڑھے بنا ہی رُخ موڑ گیا اُسے خود سے دور کرنے کی ہمت تو اُس میں تھی پر اُسے خود سے دور جاتے ہوئے دیکھنا اُسے سُہانے روح لگ رہا تھا۔ چلیں میم،،،روبا کافی دیر ایڈی کے مڑنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاانتظار کرتی رہی اس امید پراُس پر نظریں جمائے کھڑی رہی کہ وہ آخری بار ہی صحیح اُسے دیکھے تواُسے کچھ کہنے کا موقع تودے پراُس نے پیچھے نادیکھنے کی قسم کھائی ہوئی تھی شاید۔روبااپنی ویران آنکھوں میں ایڈی کا نقش بسائے ہمیشہ کے لیےاُس جگہ کواپنے بیسٹ کو چھوڑآئی۔۔۔

****

آریان تقریباًسارے ہی پیسنجر باہر آچکے ہیں ان میں سے توکوئی بھی روبا نہیں،،،افنان اورآریان فلائیٹ لینڈ ہونے سے کافی پہلے ایرپورٹ پہنچ چکے تھے پیسنجر کے باہر آتے ہی بےتابی سے ہرایک کودیکھتے ان میں روبا کو تلاش کررہے تھے-ہوسکتاہے کہ اس کے بعد کی فلائیٹ۔۔۔یہ آخری فلائیٹ تھی آریان آج کی،،،آریان کی امید بھری آواز کوافنان کی بات نے خاموش کردیا-کہیں ایساتونہیں کہ وہ میسج فیک ہو،،،افنان کی سوچ صبح سے اسی ایک بات پہ رُکی ہوئی تھی-افنان وہ دیکھ روبابلیک ڈریس میں،،،ایرہوسٹیس کے درمیان غائب دماغی سے چلتی لڑکی پہ آریان کوروباکاوہم ہوا بلیک لونگ میکسی جوزمین پررگڑکی وجہ سے کہیں کہیں سے پھٹ گئی تھی کُھلے بال جو آدھے سے زیادہ کوٹ میں دبے ہوئے تھے سُتاچہراوہ کہیں سے بھی انھیں اپنی کٹھنی

بلی نہیں لگ رہی تھی -روبا۔۔۔

****

بہت شوق ہے نا آپ کی ساس کو مجھے یہاں سے نکالنے کا دیکھ لینا ایسے جاؤں گی کہ کبھی مڑ کر اپنی شکل بھی کسی کو نہیں دیکھاؤں گی،،، فرح شکیل کو غصے اور آنسوؤں بھرے لہجے میں کہتی روبا کی آواز - تمہاری دادی نے تم سے اپنی جان چھڑوائی ہے تبھی تو بنا نکاح کے تمہیں تمہارے ہونے والے سسرال ہی بھیج دیا،،، نجمہ ممانی کا تمسخرہ اڑاتا ہوا لہجہ - پیسے کمانے کے لیے لایا تھا اُسے،،، حارث کا اپنی طرح حقیر سا جملہ - بیوی ہے وہ میری،،، ایڈی کا مضبوط لہجہ - مشرقی عورتیں اپنے مردوں سے بہت پیار کرتی ہیں تو تم مجھ سے کیوں نہیں پیار کرتیں،،، ایڈی کا منت بھرا انداز - کیا وہاں جا کر تم مجھے یاد کرو گی۔۔۔ صرف میری ہے وہ۔۔۔ ایر پورٹ کی لابی سے باہر آتے روبا کے کانوں میں ایسے ہی جملے گردش کرتے رہے۔ روبا۔۔۔،،، اپنے نزدیک ایک جانی پہچانی آواز روبا کو حواسوں میں لانے میں کامیاب ہوئی اپنے سے کچھ دور کھڑے اپنے پیارے دوست جیسے بھائیوں کو دیکھ روبا ہمت ہارتی بے حوش ہو گئی -

****

ایڈی تم کہاں چلے گئے تھے مجھے چھوڑ کر میں بالکل اکیلی ہو گئی ہوں پلیز واپس

آجاؤ،،، بہتے پانی میں ایک پتھر پہ بیٹھا ایڈی روبا کی بات پہ مسکرایا۔ تم مجھے چھوڑ کر گئی

تھیں بیوٹی میں تو ابھی وہیں ہوں،،، دودھ جیسے سفید کپڑوں میں ملبوس ہاتھ میں دبائے

چھوٹے چھوٹے کنکر کو پانی میں پھینکتا ایڈی کا انداز بے فکری لیے ہوئے تھا۔ نہیں میں

نہیں آنا چاہتی تھی تم نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں اور مجھے یہاں بھیج دیا۔روبا بہتے ہوئے

پانی سے ڈرتی کنارے پہ ہی کھڑی رہی۔تو پھر لوٹ آؤ میرے پاس،،، ایڈی نے

اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے روبا کو اپنے پاس بولانا چاہا۔ میں بہہ جاؤں گی،،، روبا ہچکچائی۔ میں

تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا،،، جیسے ہی روبا نے اپنا پاؤں پانی میں ڈالا ایک بہت بڑی

لہر ایڈی کے اوپر سے گزرتی اُسے اپنے ساتھ بہا لے گئی۔ایڈیی۔۔۔،،، روبا کی چیخ سے

پاس سوئی شمیم آرا ھڑ بڑا کر اٹھتی اُسے اپنے سے لگا گئیں۔ میری بچی بُرا خواب تھا اور

کچھ نہیں،،، آج پورے پندرہ دن بعد روبا کو ہوش آیا تھا ڈاکٹر کے مطابق اُسے نروس

بریک ڈاؤن ہوا تھا روبا کے کلچ میں رکھی ڈِیسک سے حارث کی سچائی سب کے سامنے

آگئی تھی۔ہر کوئی ایک دوسرے سے شرم سار تھا آخر غلطی بھی تو انھی لوگوں کی تھی

بنا چھان پھٹک کیے اپنی بچی کو ظالموں کے حوالے کر دیا تھا۔ دادو وہ مر جائے۔۔۔ دادو

بچاؤ،،، روبا بدہوس ہوئی ناجانے کیا کچھ بول رہی تھی پر روم میں کھڑے ڈاکٹر اور اس

کے گھر والوں کو اس کی ایک نا سمجھ آئی اور کچھ ہی دیر میں وہ دوبارہ دوائیوں کے
زِیرِ اثر نیند میں چلی گئی -

****

صبح کی کرن جیسے چاروں اور پھیلتی ایڈی کی یاد ہر بدلتے موسم میں اضافہ کرتی روبا کو
خاموشی کے حوالے کرتی گئی -ہر گزرتا پل اُس کی بندھی امید کو توڑتا پر وہ نئے
سرے سے امیدیں لگاتی اس کے انتظار میں تھی جِسے اپنی نادانی میں وہ خود کھو آئی تھی -
تم نے ایک بار کہا تھا نا کہ کیا میں تمہیں یاد کروں گی ۔۔۔تو سنو ایڈی بہت یاد آتی ہے
مجھے تمہاری ۔۔۔بہت یاد،،،ایڈی کے کوٹ پر ہاتھ پھیرتی روبا کو وہ شدت سے یاد آیا -
روبی ۔۔۔یار کہاں ہو چلو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ،،، آریان باہر سے ہی روبا کو آوازیں
لگاتا آیا -نہیں آریان میں آج بہت تھک گئی ہوں آفس میں کام بہت تھا،،،روبا کو
لگا اُس کا کہیں باہر کا پروگرام ہے اس لیے اُسے ٹالا -تم کام کرکے نہیں اُس انسان کو یاد
کرکرکے تھک گئی ہو،،، آریان نے روبا کو آنکھوں کی سرخی کا جتلایا -زندگی کی گاڑی
کسی نا کسی طرح تو چلانی ہی تھی صرف یاد کے سہارے تو نہیں جیا جا سکتا تھا لیکن ان
یادوں نے دو سال کے لمبے عرصے میں روبا کو ایک پل کے لیے سکون نہیں لینے

دیا تھا- فضول نہیں بولو آریان آج بہت کام تھا آفس میں نہیں یقین آرہا تو صباح یا حریم سے پوچھ لو،،، آریان کی بات سے تپتی روبا جھنجلاتے ہوئے بولی- مجھے جس سے پوچھنا چاہیے میں اُسی سے پوچھونگا تم بس تیار ہو کر جلدی سے نیچے آجاؤ صباح کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں،،، آریان کی بات پر روبا کے بڑھتے قدم روک گئے مگر وہ بنا کچھ کہے واشروم میں بند ہو گئی -

****

صباح سوری میں تمہارے کہنے کے باوجود بھی نیچے سب کے سامنے نہیں آئی،،، روبا جب سے واپس آیہ تھی لوگوں سے کترانے لگی تھی اسی لیے صباح کی منت کرنے کے باوجود بھی نیچے نہیں آئی- کوئی بات نہیں،،، صباح کا لہجہ افسردہ تھا- کیا ہوا تم اتنی سینٹ کیوں لگ رہی ہو کوئی بات ہے تو شئیر کرلو،،، روبا کو لگا کہ ابھی بھی وہ اُس سے ناراض ہے- کچھ خاص نہیں بس اس رشتے سے ناہو گئی ہے،،، صباح نے کہہ کر ایسے کندھے اچکائے جیسے کسی اور کے رشتے سے انکار ہوا ہو- کیا پر کیوں تم تو کہہ رہی تھیں کہ وہ لڑکا تمہیں پسند کرتا ہے تبھی تو اپنی فیملی کو لایا ہے،،، روبا کو اچھی طرح یاد تھا کہ ان لوگوں کے آنے سے پہلے صباح ہواؤں میں آڑ رہی تھی محبت ملنے پر انسان واقعی پھولے نہیں

سماتا۔ ضروری تھوڑی کہ جو محبت کریں ان کے نصیب میں ملن بھی لکھا ہو،،، صباح اپنی بات کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔ یہ کیا بکواس کر کے گئی ہے کیا مطلب ہے اس کی بات کا،،، اس کی بات روبا کے سر سے گزر گئی۔ روبا بعض اوقات انسان ناچاہتے ہوئے بھی اپنی محبت کو چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے،،، حریم جو کافی دیر سے خاموش تماشائی بنی ہوئی تھی آہستہ سے بولی۔ اُس نے بھی تو کتنی کوشش کی تھی آریان کو منانے کی پر وہ تھا کہ اُس کی سُننے کو تیار ہی نا تھا ہر بار وہ اپنا دل مسوس کر رہ جاتی۔ بڑے ماموں نے نا کر دی ہے،،، روبا کے نا سمجھ تصور پر حریم نے شکیل احمد کے انکار کا بتایا۔ پر کیوں ۔۔۔،،، روبا کو ان کے انکار کی وجہ سمجھ نا آئی اُس کے حساب سے تو یہ صباح کے لیے آنے والے ہر رشتے کے مقابلے میں بیسٹ رشتہ تھا۔ انھیں نے اپنے بڑے بیٹے کے لیے تمہارا ہاتھ بھی مانگا ہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنے دونوں بیٹوں کی شادی ایک ہی گھر میں کریں،،، آخرکار حریم نے ناچاہتے ہوئے بھی اصل وجہ بتا دی۔ پر میں کیسے میں تو۔۔۔ بیوی ہے وہ میری،،، روبا کی آواز اس کے حلق میں پھنس گئی کہیں دور سے ایک طیش میں بولا گیا جملہ کانوں میں گونجا۔ تبھی تو بڑے ماموں نے نا کر دی ہے،،، صباح کو تسلی دینے حریم روبا سے کہتی اُسے دیکھنے چلی گئی ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آریان یہ سب کیا بکواس ہے پوچھ سکتی ہوں میں ان پیپر کا مطلب،،،روبا کو آفس سے آۓ ابھی پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ دندناتی ہوئی ڈرائینگ روم میں آگئ جہاں گھر کے تقریباً سبھی بڑے موجود تھے صباح روم میں کپڑے چینج کر رہی تھی جبکہ آریان اور افنان ابھی ابھی گھر میں داخل ہوۓ تھے روبا نے غصے سے پیپر آریان کے منہ پر مارے جو ابھی دو منٹ پہلے وہ اپنی سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر لائی تھی- تمہارے خلع کے پیپرز ہیں ان پہ سائین کر دو،،،آریان کہتے ہی صوفے پہ ریلیکس ہو کر بیٹھ گیا اُس کی بات نے سب کو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہونے پر مجبور کر دیا شکیل احمد تو غصے سے آریان کو ایک لگانے کی نیت سے بڑھے تھے کہ چاچو نے انھیں روک لیا- تم ہوتے کون ہو یہ سب بکواس کرنے والے،،،روبا کا غصے کے مارے بُرا حال ہو گیا- میں تمہارا بھائی ہوں۔۔۔رضائی بھائی۔۔۔،،،آریان نے پہلی بار اپنا اُس سے رشتہ جتلایا- نہیں مانتی میں تمہیں اپنا بھائی اگر تم میرے بھائی ہوتے تو یہ دے کر میرا گھر توڑنے کی کوشش نا کرتے،،،روبا کو بہت افسوس ہوا آریان کے اس اقدام سے اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ سب سے پہلا ہو گا جو ایڈی اور اُس کے بے جوڑ رشتے کو تڑوانے کی

پہل کرے گا۔چاہے نام کا ہی صحیح روبا کو اُس سے جڑا یہ ساتھ بھی منظور تھا۔ کس کے لیے بہاتی ہو تم یہ آنسو جسے تمہاری رتی بھر پروا نہیں جس نے ان دو سالوں میں تمہیں ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا،،، آریان نے روتی ہوئی روبا کو جھنجھوڑ ڈالا۔ آج تمہارے لیے وہ فرنگی اتنا عزیز ہو گیا اور ہم لوگ جو سالوں سے تمہارے ساتھ ہیں ان کی تمہیں ذرا بھی پروا نہیں۔ دیکھو صباح کو صرف تمہاری خاطر ایک اچھا بھلا رشتہ گنوا بیٹھی ہے،،، آریان روبا پر چیختا سامنے سے آتی صباح کو دیکھ کر بولا ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان لوگوں کو انکار کیے ہوئے پر صباح کی آنکھوں میں ویرانی ٹھہر گئی تھی۔ غور سے دیکھو دادو کو آج بھی وہ ہر نماز میں صرف ایک ہی دعا مانگتی ہیں تمہیں بسا ہوا دیکھنے کی،،، شمیم آرا نے خاموشی سے اپنے آنسو صاف کیے۔ انھیں نئے سرے سے روبا کی تکلیف رولا گئی۔ ہوش میں آنے کے کہیں دن تک وہ نارمل نہیں ہو پائی تھی خلاؤں میں گھورتی یا پھر روتی رہتی تھی راتوں کو خواب میں ڈر کر چیخنے لگ جاتی تھی۔ امی کا سوچا ہے کبھی تم نے یہ وہ عورت ہیں جنھوں نے اپنی اولاد کا حق تمہیں دیا اور آج تم کیا کر رہی ہو ان کی اپنی ہی بیٹی کی خوشیوں میں روکاوٹ بنی کھڑی ہو،،، فرح شکیل نے آریان سے روبا کو چھڑواتے اُسے دھکا دیا جو روبا کو ذہنی ٹینشن دیے جا رہا تھا۔ آریان بھائی بس کریں پلیز،،، روبا کی حالت دیکھ کر صباح اُسے گلے لگاتی آریان کو منع کرنے

لگی صباح بھی تو اُسی راستے کی مسافر تھی جس پر چلتے چلتے روبا نے اپنا آپ لہولہان کر لیا تھا۔ بند کرو اپنی یہ بکواس،،، شکیل احمد غصے سے دھاڑے بے شک وہ چاہتے تھے کہ صباح کا رشتہ ہو جائے پر روبا کو تکلیف میں ڈال کر نہیں۔ آپ سب کو لگ رہا ہے میں بکواس کر رہا ہوں پر نہیں میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں اسی پاگل کے لیے یہ سب کر رہا ہوں۔۔۔ کیا ثبوت ہے کہ یہ ایڈی نامی شخص کی بیوی ہے،،، آریان کی بات شکیل احمد کو خاموش کروا گئی۔ میرا پاسپورٹ۔۔۔،،، روبا کو اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن نظر آئی تیزی سے کمرے کی اور بھاگ کر اپنا پاسپورٹ لا کر آریان کو دیکھانے لگی۔ روبا تو نے کبھی اپنا پاسپورٹ غور سے پڑھا بھی ہے،،، آریان نے پاسپورٹ پہ ایک نظر ڈال کر اُسے واپس کیا۔ میں اُس کی بیوی ہوں اُسی کے نام پہ تووو۔۔۔،،، پاسپورٹ پڑھتے پڑھتے ایک دم سے روبا رک گئی۔ جہاں نام پہ روبا احمد اور والدیت کے خانے میں رضا احمد لکھا ہوا تھا کہیں بھی تو ایڈی کا نام نہیں تھا۔ وہاں کے لوگ رشتے نہیں جوڑا کرتے روبا مان جا میری بات وہ کبھی نہیں آئے گا،،، آریان کی بات اُس کے دلائل ایک ایک کر کے مہر لگاتے گئے آخر کار سب کے سمجھانے پر روبا کو بیوٹی اور بیسٹ کا یہ کاغذی رشتہ توڑنا پڑا۔ آریان اور افنان نے کیا کیا کاروائی کی ڈائیورس کے پیپرز کہاں بھیجے روبا اس سب سے انجان اپنے کمرے میں قید ہو کر رہ

گئی۔آنے والا کل جہاں صباح کے لیے خوشیوں کا ہنڈولا لے کر آیا وہیں روبا کی ناراضگی کو دور کرنے کے لیے آریان بھی حریم سے شادی کے لیے راضی ہو گیا اور ناچاہتے ہوئے بھی روبا کسی اور کی سیج کی زینت بن بیٹھی -

****

کمرے کو بالکل روایتی انداز میں سجایا گیا تھا عمدہ فرنیچر گلاب کے پھولوں کی خوبصورت سجاوٹ ایک خوابناک ماحول پیدا کر رہی تھی پر روبا پر اس کا زرا برابر بھی اثر نا ہو پایا تھا دل میں بنا کوئی ہلچل محسوس کیے آنسوؤں سے تر چہرا گھونگٹ میں چھپائے آنے والے کے انتظار میں تھی-جب ہمیں ایک ہونا ہی نہیں تھا تو اللہ نے تمہیں میری زندگی میں لا کر اس دل کا مالک کیوں بنا دیا،، دو گھنٹے ہو گئے تھے اُس کی نندوں کو اُسے کمرے میں بیٹھا کر گئے ہوئے پر جس کی خاطر اُسے سجایا گیا تھا وہ کہیں بھی اس کی سوچ میں نہیں تھا اور جو دل و دماغ میں چھایا ہوا تھا اب تو اُس کی زندگی میں بھی نہیں رہا تھا- میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی آریان کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا اس رشتے سے میرا دم گھٹ رہا ہے کیسے گزاروں گی میں یہ زندگی ایڈی کے بنا،، خلع کے پیپرز سائین کرنے کے بعد سے اُس نے آریان سے کلام تک نہیں کیا تھا یہاں تک کہ رُخصتی کے

ٹائم میں بھی وہ اس سے نہیں ملی تھی۔ روبا اپنے ساتھ ہوئی ناانصافی کا غم ہی منا رہی تھی کہ دروازہ کھلنے اور کسی کے قدموں کی آہٹ پر ایک دم الرٹ ہوئی جب کہ کمرے میں آنے والا روبا کے پاس جانے کے بجائے کھڑکی کی اور مڑ گیا- لگتا ہے یہ بھی کسی اور کو پسند کرتا ہے تبھی تو بیوی کے پاس آنے کے بجائے وقت گزارنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہے،،، کافی دیر بعد جب کمرے میں کسی قسم کی کوئی آواز پیدا نا ہوئی تو روبا نے اپنا لمبا گھونگھٹ اٹھا کر اپنے شوہر کو دیکھا جو کھڑکی سے چاند کو دیکھتا کسی کی یاد میں گم تھا- اچھا ہے کہ یہ کسی اور کو پسند کرتے ہیں مجھے اس بات کی تو تسلی ہو گی کہ میں ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کر رہی،،، روبا اپنی ہی سوچ کے تانے بانے بننے میں لگی ہوئی تھی- مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے،،، بات کو کسی نا کسی طریقے سے شروع تو کرنا ہی تھا جب کافی دیر تک سامنے والے نے کوئی بات نا کی تو روبا ہی نے پہل کرنا صحیح سمجھا- ہمم۔۔۔،،، سامنے والے کا ایسا ریکشن سن کر روبا کی جان ہی جل گئی- موصوف چاند کو دیکھنے میں ایسے مصروف ہیں جیسے اس وقت اس سے اہم اور کوئی دوسرا کام نہیں۔۔۔ مانا کہ کسی اور سے بہت محبت کرتے ہیں پر مجھے ایسے ڈی گریڈ تو نا کریں کہ دیکھنا بھی گناہ ہو میں کون سا مری جا رہی ہوں ان سے بات کرنے کے لیے،،، روبا نے کلس کر سوچا- ایڈی کس طرح میرے آگے پیچھے پھرتا تھا تب میں بھی تو اُس کے ساتھ

ایساہی رویہ رکھتی تھی اُسے بھی بہت دکھ ہوتا ہوگانا،،،ایڈی کی یاد روبا کی آنکھیں نم کر گئیں کیا جاتا اُس کا اگر وہ اُس ٹائم ایڈی کی محبت کو سمجھ جاتی وہی رُک جاتی یا ایک بار ایڈی سے اپنی محبت کا اظہار ہی کر لیتی وہ کوئی غیر تھوڑی تھا شوہر تھا اُس کا حق رکھتی تھی وہ-ان کچھ کہیں گی بھی آپ یا صرف ٹائم ویسٹ کرنا ہے میرا،،،نرم لہجہ شائستہ انداز ٹھر ٹھر کر بولے گئے الفاظ اس بات کو ظاہر کر رہے تھے کہ وہ ایک تحمل مزاج رکھنے والا شخص ہے-میں کسی سے بہت محبت کرتی ہوں،،،روبا کی بات نے سامنے والے کو ساکت کر دیا -

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

آہم---میرے خیال سے شوہر جب کمرے میں آئے تو اُس پر سلامتی بھیجی جاتی ہے،،،آریان کا کمرے میں آتے ساتھ ہی حریم پر یہ پہلا طنز تھا جسے وہ جام سمجھ کر پی گئی-اسلام وعلیکم،،،حریم کی کپکپاتی آواز نکلی-یہ جھاڑ فانوس لگانے کی کیا ضرورت تھی پھول تو ایسے سجادے جیسے میری زندگی میں بہار آئی ہو---،،،آریان نے حریم کا سلام نظر انداز کرتے بیڈ سے لٹکتی لڑیوں کو نوچا-آپ مجھے دیں میں ہینگ کردوں،،،آریان کو شیروانی زبردستی ہینگ کرتے حریم آگے بڑھی-یہ ڈرامہ میرے

ساتھ نہیں چلے گا سمجھی صرف سب کی خوشی کی خاطر تمہارے نام کا طوق گلے میں لٹکایا ہے۔۔۔میری تو زندگی ہی جہنم بن گئی ہے،،، آریان نا جانے کیا کچھ حریم کو سناتا گیا-تو کیوں کی شادی نہیں کرتے پاؤں نہیں پکڑے تھے میں نے،،، حریم کو ڈھیر سارا رونا آیا وہ تو سوچ آئی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے وہ آج معافی مانگ کر رہے گئی پر آریان تو اُسے بلاوجہ کی باتیں سنائے جا رہا تھا-زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں اور یہ آنسو کس خوشی میں بہار ہی ہو اب،،، آریان نے گھورا-ہاں تو روؤں نہیں تو اور کیا کروں جس انسان کو بچپن سے چاہتی آئی جس کے ساتھ زندگی گزارنے کے خواب سجائے اس کے ساتھ جُڑ کر یہ سن رہی ہوں کہ میرا ساتھ جہنم ہے اُس کے لیے تو کیا کروں پاگلوں کی طرح ہنسوں،،، حریم ہاتھوں میں چہرا چھپائے رونے لگی آریان ایسا تو کبھی بھی نہیں تھا وہ تو بہت پولائیٹ نیچر تھا تو پھر اُس کے ساتھ اتنا سنگدل کیسے بن گیا تھا-میرے طنز برداشت کر سکتی ہوں رو کر خود کو ہلکان کر سکتی ہوں پر نہیں کر سکتی تو صرف مجھ سے اپنے پیار کا اظہار۔۔۔،،، حریم نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرا اٹھایا اور آریان کے بات کی تصدیق کرنی چاہی جو کھڑا مسکراتے ہوئے اپنی شریکِ حیات کو دیکھ رہا تھا-آریان تم نے۔۔۔پاگل لڑکی تمہیں کیا لگا کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا۔۔۔تم نے کہہ دیا کہ ختم تو کیا سب ختم کر دوں گا،،، آریان اُس کے آنسو صاف

کرنے لگا انھیں آنسو نے تو آریان کا سکون چھین ہوا تھا- محبت یہ نہیں جو زرا سی ناراضگی سے بدل جائے۔۔۔ مجھے تمہاری سوچ پہ ناراض تھا دکھ بھی بہت ہوا کہ جس لڑکی کو میں چاہتا ہوں اُس رتی بھر بھی مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔ کیا میرا پیار اتنا کمزور تھا کہ تمہارے دل میں بدگمانی نے جگہ بنالی،،، آریان ابھی حریم سے اپنی ناراضگی کچھ اور دن رکھنے کے موڈ میں تھا کہ حریم کے والد نے اُس کا رشتہ کسی اور سے طے کر کے آریان کو اپنی انا توڑنے پر مجبور کر دیا بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا کہ آریان کا پیار اور اُس کی موجودگی میں کوئی اور لے جائے-آئی ایم سوری۔۔۔،،، حریم آریان سے اپنے روکھے سلوک کو یاد کرتے معافی مانگتے رو پڑی کیا کچھ نہیں کہا تھا اُس نے اریان کو پر پھر بھی وہ سب بھلائے اُسے معاف کر گیا تھا- میں تم سے ہر ایک چیز ایکسپیکٹ کر سکتا ہوں پر معافی نہیں۔ میں ان مردوں میں سے نہیں جو بیوی کو جھکا دیکھ کر تسکین حاصل کرتے ہیں،،، آریان نے حریم کے جڑے ہاتھ الگ کرتے اُسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی ان کے پیار کو دیکھتا مسکرا دیا -

****

بہت محبت کرتی ہوں میں اُس سے پر اُسے یہ کہہ ہی نا پائی،،، ایڈی کے پیار نے اُسے

اتنی تکلیف دی تھی کہ اُس کا ذکر کر بھی درد بن کر روبا کی آنکھوں سے بہنے لگتا تھا-اُس نے اُس وقت میرا ساتھ دیا جب میں بالکل تنہا تھی اور جب میں نے سب کچھ پالیا تو اُس نے مجھے چھوڑ دیا،،روبا کو ایڈی کے ساتھ گزارا ایک ایک پل یاد تھا کیسے وہ اُس سے بات کرنے کی غرض سے گھنٹوں اُسے تنگ کرتا رہتا پاکستانی کھانوں کے نام نیٹ سے سرچ کر کے روبا سے ضد کر کے بنواتا اور پھر سو سو نقص نکال کر روبا کی جان جلاتا-اپنی بیوٹی مانتا تھا وہ مجھے تو کیوں جدا کیا اُس نے خود سے مجھے بنا بتائے بنا پوچھے اپنی زندگی سے نکال دیا روکا بھی نہیں،،،ایڈی کی محبت کا اندازہ روبا کو اُسی رات ہو گیا تھا جب وہ نشے میں روبا کو خود سے کبھی دور نا کرنے کی باتیں کر رہا تھا اُس کا پاگل پن روبا کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا ہر لڑکی کی طرح اُس کی بھی یہ ہی خواہش تھی کہ اُس کا شوہر بہت چاہنے والا ہو پر جب اُسے اپنے دل میں ایڈی کی محبت کا احساس جاگا تو ایڈی نے اُسے موقع ہی نہیں دیا اور پاکستان بھیج دیا-تو کیا تم رُک جاتیں،،،سامنے کھڑے شخص کی آنکھیں اپنی بیوٹی کی خود سے محبت بھرے اظہار پر نم ہو گئی اس اظہار کا کتنا انتظار کیا تھا اُس نے شکر کے آنسو تو اُس پر واجب تھے-ہاں رکلک۔۔۔ایڈی،،،اپنی جون میں بولتی روبا آواز سن کر چونکتی سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی جس کا منہ اب کھڑکی کے بجائے اُس کی طرف تھا-ایڈی نہیں ابراہیم،،،روبا کو اپنی بانہوں میں

www.neweramagazine.com

بھرتے ایڈی اپنے بے تاب دل کو سکون دے رہا تھا- میں نے کہا تھا نا تم سے ایک دن یہ لہنگا تم ہی پہنو گی،،،روبا کے سندر چہرے کو چومتے ابراہیم اُس کے لہنگے کو دیکھتے ہوئے اُسے اپنا کہا ہوا جملہ یاد دلانے لگا- تم نے مجھے پکارنے میں دو سال لگا دے بیوٹی،،،ابراہیم کبھی بیوٹی کا چہرا چومتا تو کبھی اُسے گلے سے لگاتا جو بالکل ساکت کھڑی تھی بنا ایک لفظ منہ سے نکالے۔ جیسے یہ ڈر ہو کہ بولے گی تو خواب ٹوٹ جائے گا اور اُس کا ایڈی پھر سے گم ہو جائے گا- تم بہت بُرے ہو بہت بُرے۔۔۔اب آے ہو جب میرا نکاح۔۔،،،روبا ایڈی کو مارتی ایک دم سے رُک گی اُس کا تو نکاح ہو چکا ہے پر کس سے اور ایڈی اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے کسی نے اُسے دیکھا یا روکا نہیں ایسے بہت سے سوال اُس کے دماغ میں گھوم رہے تھے- میرے ساتھ ہی ہوا ہے میڈم شکر مناؤ کہ تمھیں آریان جیسا بھائی ملا،،،روبا کی حالت کے پیشِ نظر افنان کے موبائل پر آنے والے میسج سے آریان نے آخر کار ایڈی کا پتا لگا کر اُسے روبا کی حالت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا اور ایڈی جس نے اتنے سال اپنے والد سے دوری صرف اسی ضد پہ بنائی رکھی کہ وہ اپنی ماں کا ملک چھوڑنے پر راضی نہیں تھا دو ماہ میں نا صرف پاکستان شفٹ ہو گیا تھا بلکہ اپنی فادر کی فیملی کے ساتھ ہی ایڈ جیسٹ ہو گیا آج انھی کی بدولت ایڈی کو اپنی بیوٹی کا ساتھ نصیب ہو تھا- اُس گدھے نے مجھے کیوں نہیں بتایا،،،آریان کی

پلیننگ کا اور اپنے بے وقوف بنائے جانے کا سن کر روبا کو غصہ آیا- میں فضول میں آنسو بہاتی رہی یہی سوچ کہ کہہ تم نے مجھے ڈائی۔۔۔۔،،،روبا اپنا افسوس جاری رکھتی کہ ایڈی نے اُس کے ہونٹوں کو اپنے قید میں کرتے اُسے خاموش کروادیا- تمہاری فضول سوچو کا میرے پاس سچ میں کوئی حل نہیں بیوٹی لیکن تمہاری اس قینچی کی طرح چلتی زبان کو قابو میں کرنے کا حل ضرور ہے،،،اپنی بے تاب محبت کو روبا کے ہونٹوں پہ بکھیرتا ابراہیم اپنی پرانی جون میں واپس آیا- بہت بتمیز ہو تم۔۔۔یہ چھیچھوری حرکتیں اپنی اُس علیزے کے ساتھ ہی کیا کرو،،،ابراہیم کی ایسی حرکت سے روبا کنفیوز ہوتی جب کچھ بول ہی نا پائی تو اپنی شرم مٹانے کے لیے اُس پر غصہ کرنے لگی-اب اگر تم اجازت دے۔۔۔۔جان لے لوں گی میں اس کی بھی اور تمہاری بھی اگر وہ تمہارے آس پاس بھی نظر آئی،،،ابراہیم کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی روبا نے اُسے گلے سے ایسے پکڑا جیسے واقعی ابھی اُس کی جان لینے لگی ہو- تمہاری ٹھکائی سے اُس کے سر سے میرا نشہ کب کا اتر گیا یار اب تو جان بخش دو اُس کی،،،اپنے لیے روبا کا اتنا پوزیسو ہونا ابراہیم کو سرشار کر گیا-اور تمہارے سر سے۔۔۔،،،ابراہیم کے سینے پہ سر رکھتی روبا مسکرائی- تم چاہ کر بھی اپنے پیار کا نشہ نہیں اتار سکتیں،،،ایڈی نے اُسکے کانوں میں پیار بھری سرگوشی کرتے اُسے خود میں بھیج لیا کبھی نا خود سے دور کرنے کے لیے -

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین